عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۳ | ۲۰ تا ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۳۹

بچّوں کی تربیّت کیسے کریں؟

مرزا قادیانی اور انگریزی سلطنت

صبر کی اہمیت و فضیلت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

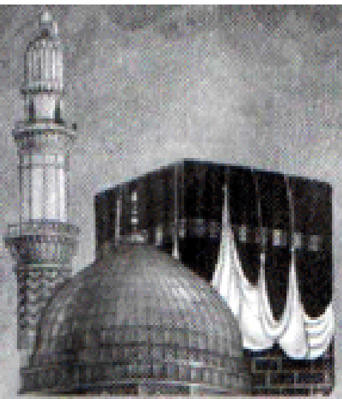

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

مرحوم کی ذاتی جائیداد اور حکومت کا عطیہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

ایک خاتون، کراچی

س:...... میرے شوہر وفات پاگئے ہیں، وہ کینیڈا کے شہریت رکھتے ہیں، اگر وہاں کے قانون کے مطابق مرنے والے کی بیوی کو کوئی رقم ملتی ہے اور رقم بیوی کے نام سے آئے تو کیا اس پر بھی سسرال والوں کے لئے بٹوارہ کا عمل ہوگا؟ کیونکہ شوہر کی موت کے بعد بڑے بھائی اور دیگر سسرال والے اس کا مطالبہ کررہے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ ان کے بھائی کا ہے اور ان کا حصہ بنتا ہے۔

ج:...... صورت مسئولہ میں کینیڈا کی حکومت اگر مرحوم کی بیوہ کو اپنی طرف سے بطور احسان کوئی رقم دیتی ہے تو وہ صرف اور صرف بیوہ کی ملکیت ہوگی، شوہر کے بھائی بہن کا اس میں کوئی حق نہیں ہوگا اور نہ وہ بیوہ سے اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں، ہاں اگر یہ رقم حکومت کی طرف سے نہ ہو کہ مرحوم کے کچھ بقایاجات کی رقم ہو جو کہ مرحوم کی ملکیت میں تھی تو اب یہ رقم ترکہ شمار ہوگی اور تمام ورثا کا اس میں حصہ ہوگا۔

س:...... کیا اوپر بیان کردہ رقم کے حصول کے لئے بیوی خاموشی سے عمل کرکے رقم اپنے قبضہ میں کرسکتی ہے؟

ج:...... مذکورہ وضاحت کے مطابق اگر حکومت صرف بیوہ کو ہی یہ رقم دے گی تو پھر یہ اس کی ملکیت ہوگی، بیوہ جس طرح چاہے اس رقم کو لینے اور تصرف کرنے کا حق رکھتی ہے۔

س:...... کیا اوپر بیان کردہ رقم و مالی فائدہ کے لئے بیوی اپنے سسرال والوں کو اس کے حوالے کرنے سے انکار کا حق رکھتی ہے، کیا شریعت اس کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے کہ یہ عمل وہ خاموشی سے کرکے رقم اپنے پاس رکھے؟

ج:...... اگر یہ رقم بیوہ کی ملکیت ہوگی تو کسی دوسرے کو اس کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں ہوگا، اور بیوہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرسکتی ہے۔

س:...... فرض کریں کہ اگر شوہر نے اپنی بہن کو کینیڈا کے مالی معاملات میں نامزد کردیا اور رقم اس کے نام سے آئے تو پھر کیا بیوی اپنا حق مانگ سکتی ہے یا پھر اس پر مکمل بہن کا حق ہے؟

ج:...... جیسا کہ پہلے کہا ہے کہ اگر یہ رقم شوہر کی ملکیت ہے تو ترکہ میں تقسیم ہوگی اور اگر حکومت کینیڈا کی طرف سے احسان ہے اور کسی کی ملکیت نہیں ہے تو پھر حکومت کی مرضی ہے کہ وہ جس کو چاہے دے۔ خواہ بیوہ کو دے یا مرحوم کی بیٹی کو یا بہن بھائی کو دے۔ حکومت جس کو بھی نامزد کرے گی وہ رقم اسی کی ملکیت ہوگی دوسروں کو اس میں سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

پرائز بونڈ اور اس پر انعام کا حکم

س:...... کیا پرائز بونڈ پر نکلنے والا انعام جائز نہیں ہے؟ اگر کسی کا انعام نکلا اور اس نے لے لیا تو اب وہ اس رقم کا کیا کرے؟ اسی طرح پرائز بونڈ اگر کسی کے پاس موجود ہوں تو وہ ان کو فروخت کرسکتا ہے؟

ج:...... انعامی بونڈ کی رقم لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے یہ رقم لے لی تو جتنی رقم کا یہ انعامی بونڈ خریدا تھا اتنی رقم منہا کرکے بقیہ رقم بغیر ثواب کی نیت کے مستحق زکوٰۃ کو دے دینا جائز ہے اور اگر کسی کے پاس بونڈ موجود ہوں تو اس کی جو قیمت خریدی تھی اتنے میں آگے فروخت کرنا ضروری ہے زیادہ قیمت میں فروخت کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۳ — ۲۰ تا ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء — شمارہ: ۳۹

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قادیانیت کا تعاقب	۴	اداریہ
مرزا قادیانی اور انگریزی سلطنت	۶	حافظ نصیر احمد
بچوں کی تربیت کیسے کریں؟	۹	مولانا میرزاہد مکھیالوی
صبر کی اہمیت وفضیلت	۱۱	مولانا محمد عدنان ڈیروی
تحریک ختم نبوت.... آغاز سے کامیابی تک (۲)	۱۴	مسعود ساحر
یوم ختم نبوت کانفرنس، پشاور	۱۸	مفتی محمد دین، پشاور
تحفظ ختم نبوت کانفرنسز	۲۱	مولانا قاضی احسان احمد
ختم نبوت کانفرنس، اسلام آباد	۲۲	معاویہ اسامہ
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ
دفاع ختم نبوت کانفرنس، اورنگی ٹاؤن	۲۶	مولانا ابراہیم حسین عابدی

بنیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

قادیانیت کا تعاقب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

فتنۂ قادیانیت چودھویں صدی کا بدترین فتنہ ہے، جو دینی اور سیاسی اعتبار سے امت مسلمہ کے لئے نہایت خطرناک اور کھلا ہوا چیلنج ہے۔ دینی اعتبار سے انہوں نے دین اسلام کے مقابلے میں نیا دین، قرآن کے مقابلے میں نیا قرآن اور نبوت محمدیہ کے مقابلے میں نئی نبوت، غرض تمام اسلامی شعائر کے مقابلے میں خودساختہ شعائر وضع کر کے مسلمانوں سے نہ صرف علیحدگی اختیار کی بلکہ یہ ثابت کردیا کہ قادیانیت دین اسلام کے متوازی ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہے۔ جس کی تائید مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کے اس قول سے ہوتی ہے کہ:

"آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح اور چند مسائل میں ہے، اللہ کی ذات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے (مسلمانوں) اختلاف ہے۔" (خطبہ جمعہ "الفضل" ۳۰؍جولائی ۱۹۳۱ء)

اس کے علاوہ سیاسی طور پر قادیانی نہ صرف انگریزوں سے ذہنی اور فکری طور پر متفق ہیں بلکہ ان کا خودکاشتہ پودا ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی انگریزی حکومت کو اپنی وفاداری اور خدمت گزاری کی یقین دہانی کراتے ہوئے لکھتا ہے:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے، اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے، لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے۔" (درخواست کتاب البریہ، ص:۳۵۰، ۲۴؍فروری ۱۸۹۸ء)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان

اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں۔“ (کتاب البریہ ص:۳۳۷تا۳۳۹،ج:۱)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ انگریزوں کے حق میں کس قدر مخلص اور ان کی طرف کتنا میلان قلبی رکھتے تھے!

حکومت برطانیہ کو جب ہندوستان میں اپنا زوال اور پاؤں اکھڑتے نظر آئے تو انہوں نے جذبہ حریت اور اپنے خلاف رونما ہونے والی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا کہ کسی ایسے شخص کے ذریعے ایک مذہبی فتنہ کھڑا کیا جائے جو ایک طرف تو ہماری وفاداری کا دم بھرے اور دوسری جانب مسلمانوں کو مذہبی الجھنوں کے ذریعہ افتراق کا شکار کرے، چنانچہ اس کے لئے انگریز بہادر کی نظر انتخاب مرزا غلام احمد قادیانی پر جا ٹکی اور انہیں خفیہ طور پر اس کام کی خاطر ملازم رکھ لیا گیا اور ان کا انتخاب سو فیصد صحیح تھا، کیونکہ پورے ہندوستان میں صرف مرزا قادیانی ہی ایک ایسے شخص تھے جنہوں نے بتدریج متعدد دعوے کرکے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے دعوے کرنے میں اس قدر دجل وفریب اور چالاکی وعیاری سے کام لیا کہ ان کی دو چار کتابیں پڑھ کر بھی یہ اندازہ لگانا کہ وہ کون؟ اور کیا تھے؟ ہر شخص کا کام نہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور علماء دیوبند نے اس فتنے کا تعاقب کیا اور اس کی بھرپور تردید کی۔ ابتداً لوگ اسے علمی مغالطہ سمجھتے رہے مگر بہت جلد یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ انگریز کا قائم کیا ہوا سیاسی فتنہ ہے، جس کی سرکوبی کے لئے علماء حق مسلسل خدمات انجام دیتے رہے تا آنکہ انگریز کو ہندوستان سے بوریا بستر سمیٹنا پڑا، ہندوستان تقسیم ہوا اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔

شومئی قسمت کہ پاکستان کا سب سے پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی مقرر ہوا، جس سے نہ صرف قادیانیوں کو تقویت حاصل ہوئی بلکہ انہوں نے ربوہ (حال چناب نگر) کو اپنا مرکز بنا کر اسے قادیانی اسٹیٹ کا درجہ دے دیا اور پورے پاکستان پر تسلط کے خواب دیکھنے لگے، جبکہ پاکستان کی وزارت خارجہ پر چوہدری ظفر اللہ کا تسلط، بیرون ملک یہی تاثر دیتا رہا کہ قادیانی بھی مسلمان ہی کا ایک فرقہ ہے جس سے انہیں بیرون ممالک سیدھے سادے مسلمانوں کو ورغلانے میں کافی مدد ملی، مگر اس فتنہ کی سرکوبی کی غرض سے علماء حق نے ہر جگہ ان کا تعاقب کیا۔ اسی سلسلہ میں علماء کی ایک جماعت کو یہ کام سپرد ہوا جس کا نام ”مجلس احرار اسلام“ تھا جو بعد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے موسوم ہوئی، جس کے سر یہ سہرا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی زیر قیادت تحریک چلی اور پاکستان میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے اور قادیانی اسٹیٹ ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا۔

قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے برطانیہ کو اپنا مرکز بنایا تو ”مجلس“ اپنے مبلغین کو بھی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بیرون ملک بھیجتی رہی۔ لندن میں مجلس نے اپنا مستقل دفتر بنایا تا کہ وہاں موجود مسلمانوں کو ان کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم میں منعقد کی جاتی ہے جس میں پورے برطانیہ کے علاوہ یورپی ممالک سے بھی علماء ومشائخ اور مسلمانوں کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔ اس طرح وہاں بھی منکرین ختم نبوت کا بھرپور تعاقب کیا جاتا ہے۔

اندرون ملک بھی تمام بڑے بڑے شہروں میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر جلسے، جلوس، کانفرنسز، سیمینارز، کارنر میٹنگز، ردِ قادیانیت کورسز، دروس اور دیگر پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی بلکہ گلی گلی ختم نبوت کی صدا بلند کی جاتی ہے۔ ۳۳ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جو ۲۳،۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۴ء بروز جمعرات، جمعہ مسلم کالونی چناب نگر میں انعقاد پذیر ہوگی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں حسب معمول تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہ وقائدین، مشائخ عظام، نامور علماء کرام، ججز، وکلاء حضرات، تاجر برادری، دینی وعصری تعلیم گاہوں کے طلبا اور ہزاروں کی تعداد میں عشاقان ختم نبوت شرکت کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت ومحبت کا ثبوت دیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور انگریزی سلطنت

حافظ نصیر احمد، کراچی

مرزا صاحب کی بعثت کی وجہ اور وقت:

"اِنّا علٰی ذھاب بہ لقادرون" اس آیت کے اعداد و بحساب جمل ۱۲۷۴ ہیں اور ۱۲۷۴ کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو ۱۸۵۷ء ہوتا ہے سو در حقیقت ضعف اسلام کا ابتدائی زمانہ یہی ۱۸۵۷ء ہے، جس کی نسبت خدا تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھالیا جائے گا (مرزا صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے آیت میں قران کو زمین پر سے اٹھائے جانے کا کوئی بعید سے بعید اشارہ بھی نہیں: مدیر) سو ایسا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑ گیا تھا، انہیں ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا حالانکہ ایسا مقابلہ اور ایسا جہاد ان کے لئے شرعاً جائز نہ تھا.... اس گورنمنٹ کے مقابل پر سر اٹھانا جس کی وہ رعیت ہے اور جس کے زیر سایہ امن و آزادی سے زندگی بسر کرتی ہے سخت حرام اور معصیت کبیرا اور ایک نہایت مکروہ بدکاری ہے، جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح دیکھتے ہیں اور اس زمانے کے مولویوں کے فتوے پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگادی تھیں جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے.... ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا.... بلاشبہ ہم یہ داغ مسلمانوں خاص کر اپنے اکثر مولویوں کی پیشانی سے دھو نہیں سکتے.... اس زمانہ میں بس بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے، کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں بلکہ فطری سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہو رہی ہیں.... انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔ پھر انہی احادیث میں لکھا ہے کہ "پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا۔" (ایسا مضمون کسی حدیث میں نہیں، کیا کوئی قادیانی اس مضمون کی حدیث پیش کرسکتا ہے؟)۔

(ازالہ اوہام ص:۴۸۹، ۴۹۳)

(نوٹ: مرزا صاحب کا "مسیحی معمہ" ملاحظہ فرمائیے، قرآن کریم کی آیت کے ایک ٹکڑے کے ۱۲۷۴ عدد نکالے جاتے ہیں، پھر ان اعداد کو سن ہجری بنالیا ہے، پھر ان اعداد سے ۱۸۵۷ء سن عیسوی ایجاد کیا جاتا ہے، پھر اس سے جنگ آزادی کا سراغ مل جاتا ہے، پھر اس جنگ آزادی کو (جو برصغیر میں لڑی گئی، چوری، قزاقی و حرام کاری، نمک حرامی قرار دے کر فرض کرلیا جاتا ہے کہ بس قرآن روئے زمین سے یکسر اٹھ کر آسمان پر پہنچ گیا، پھر اس کے ۳۶ سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو "مسیح موعود" بنایا جاتا ہے اور وہ قرآن کو بصد منت و سماجت دوبارہ قادیان میں آسمان سے نازل فرماتے ہیں اور پھر تیرہ صدیوں کی تفسیریں حرف غلط قرار پاتی ہیں اور قرآن کی تشریح و تفسیر کا حق صرف "مسیح صاحب" کے پاس محفوظ رہتا ہے، کیا کوئی قادیانی یا ان کے خلیفہ صاحب اس معمہ کو حل کر سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ قرآن کی آیت: "اِنّا علٰی ذھاب بہ لقادرون" سے کیسے نکل آیا؟

اگر کوئی قادیانی اس معمہ کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو ہم محترم خلیفہ سے سفارش کریں گے کہ مرزا صاحب کی اولاد کی طرح ایسے بلند پایہ قادیانی فلاسفر کو قادیانی جنت کا ٹکٹ (ربوہ... حال چناب نگر... کے "بہشتی مقبرہ کی قبر") مفت ملنا چاہئے اور اس پر ۱۰/۱ جائیداد سرچارج وصول نہیں کیا جانا چاہئے، اور اگر کسی قادیانی نابغہ میں اس "مسیحی معمہ" کے حل کرنے کی صلاحیت نہیں تو ہم قادیانی صاحبان سے گزارش کریں گے کہ جو شخص ایک پیراگراف میں خدا و رسول پر اس قدر بہتان عظیم باندھتا ہے، جو قرآن کے ارشاد صریح: "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کی تکذیب کرتا ہے اور جو دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں قرآن کریم کے نسخے موجود ہونے کے باوجود یہ احمقانہ اعلان کرتا ہے کہ: "قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا اور اب میں اسے دوبارہ آسمان پر سے اتار کر لایا ہوں" ایسے کذاب اور مفتری کو اپنا امام مان کر جہنم کا ٹکٹ خریدنا دانشمندی

نہیں، خدا کے لئے اپنی عاقبت برباد نہ کرو: مدیر)

محسن اور مربی گورنمنٹ:

"۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے، کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔"

(تحفۂ قیصریہ ص:۱۱، ۲۶۳ ص:۱۰)

مرزا صاحب کے خدائی اصول:

"خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی، جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے، سچی اطاعت کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں، چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانانِ برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔"

(تحفۂ قیصریہ ص:۱۲، ص:۱۲، ۲۶۴)

جہاد: غلط مسئلہ:

"دوسرا اصول جس پر قائم کیا گیا ہے وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے، سو مجھے خدا نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آج کل جہاد سمجھا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہیں۔"

(تحفۂ قیصریہ ص:۱۰، ۱۰/۲۶۲)

"ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قرآن شریف ہرگز جہاد کی تعلیم نہیں دیتا۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص:۹، ۱۷/۳)

"ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔" (ضمیمہ رسالہ جہاد ص:۲۸، ۶/۱۷)

"اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے، یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزارہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی کا رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیرخواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا تعلق و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیرخواہی سے بھرا ہوا ہے۔"

(تحفۂ قیصریہ ص:۱۳، ۱۲/۲۶۴)

نیا فرقہ:

"چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے، میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لیفٹننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں اور یہ ضرورت اس لئے پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے اور بسا اوقات ایسے نئے فرقہ کے دشمن اور خودغرض جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے، گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفتریانہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں:

۱:... سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے اور وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیرخواہ ہے۔

۲:... دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں۔" (کتاب البریہ ص:۳۳۶تا۳۳۷، ج:۱)

درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ (امید رکھتا ہوں کہ اس درخواست کو جو میرے اور میری جماعت کے حالات پر مشتمل ہے غور اور توجہ سے پڑھا جائے)۔

خودکاشتہ پودا:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے، اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے

اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے، لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایت اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔" (درخواست کتاب البریہ، ص:۳۵۰، ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء)

دربار گورنری

"میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیرخواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔" (تحفۂ قیصریہ، ص:۲۷۰)

میرے باپ دادوں:

"گورنمنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور سرچشمہ کو خوب جانتی ہے۔" (نورالحق حصہ اول، ص:۳۵، ۳۵/ص:۲۶)

میری نظیر اور مثیل:

"پس اس گورنمنٹ کی خیرخواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔" (نورالحق حصہ اول، ص:۳۵، ۳۵/ص:۳۳)

سچی خیرخواہی:

"میں نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ابتدا سے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہ ہوگی اور میں نے ہزار ہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہئے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے۔" (انجام آتھم، ص:۶۸)

انگریز کی سچی اطاعت:

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہٰذا ہر مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعاگو رہے۔" (ستارۂ قیصریہ، ص:۴، ۱۱۴)

انگریز کی تائید و حمایت:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے، میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں۔" (تریاق القلوب، ص:۲۷، ۱۵۵)

میری جماعت:

"میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں سے اعلیٰ درجہ تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر فائز ہیں۔" (درخواست کتاب البریہ، ص:۳۴۹)

سلسلہ بیعت اور انگریز کے انواع واقسام فوائد:

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقین کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے، اس جماعت کے نیک اثر سے جیسے عامہ خلائق متمتع ہوگی، ایسا ہی اس پاک باطن جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع اقسام کے فوائد متصور ہوں گے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عزوجل کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ ازانجملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیرخواہ اور دعاگو ہوں گے، کیونکہ بموجب تعلیم اسلام جس کی پیروی اس گروہ کا عین مدعا ہے حقوق عباد کے متعلق اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کی بات اور خبث اور ظلم اور پلید راہ نہیں کہ انسان جس سلطنت کے زیر سایہ با امن وعافیت زندگی بسر کرے اور اس کی حمایت سے اپنے دینی و دنیوی مقاصد میں بار آور کوشش کر سکے اس کا بدخواہ اور بد اندیش ہو، بلکہ جب تک ایسی گورنمنٹ کا شکرگزار نہ ہو تب تک خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں، پھر دوسرا فائدہ اس بابرکت گروہ کی ترقی سے گورنمنٹ کو یہ ہے کہ ان کا عملی طریق موجب انسداد جرائم ہے فتفکروا و تاملوا منہ۔" (ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص:۵۶۱)

(جاری ہے)

بچوں کی تربیت کیسے کریں؟

مولانا میرزاہد مکھیالوی

یقیناً یہ ایک پیچیدہ اور اہم مسئلہ ہے، ہر ذمہ دار اور نگراں پر اپنے متعلق ماتحتوں کی تربیت کا فریضہ عائد ہوتا ہے، استاذ کے ذمہ اپنے شاگردوں کی، شیخ کے اوپر اپنے مریدین کی، والدین پر اپنی اولاد کی، ان کی نفسیات کا لحاظ رکھ کر صحیح تربیت کرنا لازم اور ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''مسلمانو! تم میں سے ہر ایک حکمراں ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی نسبت سوال کیا جائے گا۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

بچپن میں بچے کے دل کی تختی چونکہ صاف شفاف ہوتی ہے، پھر جیسے ماحول میں بچے کی نشوونما ہوتی ہے، ایسے ہی اثرات اس کے دل ودماغ پر نقش ہوجاتے ہیں اور عام طور سے اسی پر اس کی آئندہ زندگی کی تعمیر ہوتی ہے، لہٰذا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچے کے لئے خوشگوار ماحول مہیا کریں، شریر بچوں سے الگ رکھیں، گھریلو زندگی میں بھی کوئی نامناسب بات یا غیر مہذب حرکت بچے کے سامنے نہ کریں، حرکات وسکنات میں بھی سنجیدگی ومتانت ہو، بول چال میں پیار ومحبت اور تنبیہ میں توازن اور اعتدال قائم رہنا چاہئے، تہذیب وشائستگی کا خیال رکھے، چونکہ غیر محسوس طریقہ پر تمام چیزیں بچے کے اندر منتقل ہوتی ہیں، اور وہ جس طرح کوئی کام دیکھتا یا کوئی بات سنتا ہے، عملاً اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بچہ کی اخلاقیات پر بھی خاص توجہ دی جائے، محبت میں اس کی عادتیں بگڑنا شروع ہوجاتی ہیں، شریعت مطہرہ نے ہر موقع پر اعتدال کی تعلیم دی ہے۔ میرے مربی حضرت مفتی مہربان علی شاہ بڑوتیؒ (جنہیں اللہ تعالیٰ نے تربیت کے باب میں خاص ملکہ دیا تھا) اپنے ایک مخصوص وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''بچہ کی صحیح تربیت کردینا کروڑوں کا مالک بنادینے سے بہتر ہے، مزید فرمایا کہ اس زمانہ میں بہت سے لوگ اولاد کے لئے پریشان ہیں (کہ کوئی اولاد نہیں) اور بہت سے لوگ اپنی اولاد سے پریشان ہیں (کہ بچپن میں صحیح تربیت نہیں کی گئی، پیار پیار میں ان کو بگاڑ دیا پھر پریشان ہیں کہ کیا کریں اولاد مطیع نہیں) لڑکے نے بدنام کردیا، جینا مشکل کردیا وغیرہ۔''

نیز یہ بھی اس زمانہ کا عام مزاج بنا ہوا ہے کہ اپنا بچہ اگر کوئی غلطی کردے یا کوئی غلط بات زبان سے نکال دے یا کسی دوسرے کے ساتھ بدتمیزی کرے تو اس کے والدین یا مربی یہ کہہ کر بات ختم کردیتے ہیں کہ بچہ ہی تو ہے آہستہ آہستہ سنور جائے گا، حالانکہ بچپن کا دور ہی بگڑنے سنورنے کا ہوتا ہے، اس وقت مزاج کے اندر فساد اور بگاڑ آگیا تو پھر مستقبل کا سنورنا مشکل ہوجاتا ہے، لہٰذا بچہ کی سچی محبت اور اصلی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ہر موقع پر اس کی نگرانی کی جائے، نامناسب امور میں اسے فہمائش کی جائے، وہ کسی کی جانب لالچ کی نگاہ نہ ڈالے، شروع ہی سے اس کو عادی بنایا جائے کہ وہ ہر چیز کا سوال اللہ سے کرے۔

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بچپن میں تعلیم فرماتے ہیں: اے بچے! خدا کو یاد رکھ تو اس کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان لے اس بات کو کہ اگر تمام لوگ اس بات پر اتفاق کرلیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچانا چاہیں تو ہرگز اس کے سوا کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے اور اگر سب لوگ اس پر متفق ہوجائیں کہ تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے۔'' (مشکوٰۃ)

بچپن سے ہی توحید کی بنیاد پر بچہ کی ذہن سازی کی جائے اور اس کا یقین اللہ کی ذات پر پختہ کرادیا جائے تو اس کے اثرات نمایاں محسوس ہوتے ہیں، توہمات سے اس کا دل ودماغ پاک رہتا ہے، اس کے اندر غیرت اور خودداری آجاتی ہے اور بچپن میں بنا ہوا یقین دل میں پختگی کے ساتھ جم جاتا ہے۔ میرے ایک قریبی دوست کا بچہ ہے کم سنی کے باوجود اس کی نیک خصلتیں دیکھ کر بڑی مسرت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی چیز اسے دے کر واپس لیں تو واپس کردینا، کھانے کی چیز اگر اس کے ہاتھ میں ہے تو پہلے دوسروں کو دے کر پھر خود کھانا، پیسے مانگنے کو منع کردیا تو ضد نہ کرنا، رونے پر فہمائش کرنے سے چپ ہوجانا، کلمہ یا سلام جو اسے سکھایا جائے تو اسے ادا کرنا وغیرہ، یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں، لیکن حقیقت میں ان کی بنیادی حیثیت ہے اور بلاشبہ اس میں والدین کی تربیت کا دخل ہوتا ہے۔

یہ بھی ذہن میں رہنا چاہئے کہ بچہ بہرحال بچہ ہوتا ہے اس کو ہر ہر بات میں احتیاط اور حساس بنادینا

کہ وہ اپنی فطری عادتوں اور جائز شرارتوں کو بھی گناہ سمجھنے لگے اور اپنے عمل اور گفتگو سے کوئی بزرگ محسوس ہو یہ اس کے بچپن کے ساتھ زیادتی ہے، بڑے ہوکر ایسے بچوں کے جذبات پر یا تو ایک پژمردگی سی آ جاتی ہے یا بچپن کی محرومیوں کا جوانی میں تدارک کرتا ہے جو زیادہ خطرناک ہے، اس لئے اخلاق و عادات کی اصلاح کے ضمن میں اعتدال اور توازن بہت ضروری ہے۔ عموماً بچہ کی عادت پیسے مانگنے کی ہوتی ہے اس عادت کو حدِ اعتدال میں رکھا جائے، نہ تو یہ کہ اٹھتے بیٹھتے پیسے لینے ہی کو بچہ وظیفہ بنالے اور نہ ایسا کرے کہ بچہ احساس محرومی کا شکار ہو جائے۔ کوئی دوست یا مہمان یا کوئی بھی آدمی کچھ چیز پیسے وغیرہ دے تو بچہ اپنے والدین کی اجازت بلکہ حکم کے بغیر نہ لے، کسی سے یونہی کوئی چیز لینے سے بھی عادت بگڑ جاتی ہے، چنانچہ آئندہ وہ شخص آجائے تو لالچ کی نگاہ بچہ اس پر ڈالتا ہے اور امید لگائے ہوتا ہے، اگر وہ آدمی دستی وغیرہ نکالنے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے تو بچہ سمجھتا ہے کہ میرے لئے پیسے نکال رہے ہیں۔

مربی اس کا بھی خیال رکھے کہ ہمہ وقت بچہ کو ڈانٹ ڈپٹ یا فہمائش نہ کرتا رہے کہ اس سے یقیناً وہ بجائے مانوس ہونے کے متوحش ہو جاتا ہے، بلکہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔'' کو ملحوظ رکھ کر انس ومحبت کے ساتھ اس کی جائز ضد بھی پوری کی جائے، یہ نہ ہو کہ بعض مرتبہ تو دس دس روپے دے دیئے اور بعض اوقات جیب خالی ہے تو ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا، اس پر بچہ یقیناً ضد کرتا ہے اور پریشان ہوتا ہے، عادت چونکہ اس کی خرچ کرنے کی بن چکی ہے، اب اگر اس کے صرف میں تنگی ہوتی ہے تو پھر وہ ادھر ادھر غلط نظر ڈالتا ہے، اس طرح چوری وغیرہ کی غلط عادت بھی بن سکتی ہے۔

الحاصل تربیت کا مسئلہ بڑا نازک ہوتا ہے، اس کے کچھ ضابطے، قوانین یا کچھ لکیریں مقرر نہیں کہ ان کو سامنے رکھ کر تربیت کی جاتی رہے، بلکہ تربیت کے طریقے، احوال ومواقع نفسیات وجذبات اور خیالات کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں، جتنے بچے والدین کی زیر تربیت ہیں یا جس قدر طلبا یا مریدین استاذ وشیخ کے یہاں حلقہ بگوش ہیں ہر ایک کے مزاج وعمر کے لحاظ سے تربیت کرنا لازم ہے، سب کو ایک لکڑی سے نہ ہانکا جائے۔

محسن انسانیت، مربی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی باب تربیت میں جو تعلیمات ہیں اور آپ کے جاں نثاران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تربیت کا عملی نمونہ مربی حضرات کے لئے مشعل راہ ہیں، طریق نبوی کے مطابق جو تربیت کی جائے بلاشبہ وہ باعث خیر وبرکت ہوگی اور اس کے نمایاں اثرات، مشاہد ہوں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کا اجلاس، متعدد کانفرنسیں اور کورسز منعقد کرنے کا اعلان

محبت رسول ہی متاع حیات ہے، منکرین ختم نبوت کے عقائد وعزائم کو آشکارا کرتے رہیں گے

قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والے صیہونی وطاغوتی قوتوں کے ترجمان ہیں

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی وعہدیداران کا اجلاس مرکز ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے کی، اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، پیر میاں رضوان نفیس، قاری ظہور الحق، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا عمر حیات، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، جناب محمد حامد بلوچ، عبدالولی، حکیم راشد عمران ودیگر نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی متاع حیات اور آخرت میں ذریعہ نجات ہے۔ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانی صرف اسلام کے دشمن نہیں بلکہ ملک وملت کے بھی دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور دینی مدارس لازم وملزوم ہیں، دینی مدارس اسلام کی چھاؤنیاں ہیں۔ دین اسلام بھی باقی رہے گا اور اسکی اشاعت کے ذرائع بھی باقی رہیں گے۔ قادیانیوں کے پشتی بان صیہونی اور طاغوتی قوتوں کے آلہ کار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض نام نہاد سیاسی لیڈر اقتدار کے حصول کے لئے قادیانیوں اور گوہر شاہیوں کا سہارا لے رہے ہیں۔ ملک میں یہودی، قادیانی اور گوہر شاہی بعض سیاسی لیڈروں کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کر رہے ہیں انکی سازشوں کا بھرپور انداز میں مقابلہ کیا جائے گا۔ اجلاس میں 33 ویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ضلع چنیوٹ کی تیاری کے سلسلے میں متعدد کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور ۱۰۰ سے زائد دروس ختم نبوت دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ دروس کے تعین کے لیے مولانا عمر حیات، مولانا عبدالنعیم پر مشتمل دو رکنی کمیٹی بنائی گئی۔ اجلاس میں سبزہ زار، شاہدرہ، انارکلی، کریم پارک، چونگی امرسدھو میں ختم نبوت کانفرنسیں اور شادی پورہ داروغہ والا، مرکز ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں تین روزہ ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا اعلان بھی کیا گیا۔

صبر کی اہمیت وفضیلت

مولانا محمد عدنان ڈیروی

صبر کا معنیٰ کسی چیز سے رک جانا یا کسی چیز کو برداشت کرنا ہے، صبر فضائل محمودہ میں سے اعلیٰ صفت ہے، صبر وتحمل اولوالعزم کی صفت ہے، صبر کرنا روشنی ہے اس لئے صبر کرنے والے کا دل ودماغ ایمان کی روشنی سے منور ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان دین ودنیا کے ہر مرحلہ میں کامیاب ہوتا ہے، صبر اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہونا چاہئے، صبر گھبراہٹ سے زیادہ آسان ہے، صبر نجات اور سعادت کا راستہ ہے، صبر کشادگی کی کنجی ہے، دین ودنیا کا کوئی منصب عالی نہیں ہوسکتا جب تک صفت صبر حاصل نہ ہو، پختگی ارادہ اور توکل علی اللہ درحقیقت صبر کی شاخیں ہیں۔

آیات قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر عمل کا اجر مقرر ہے مگر صبر کا اجر بے حساب ہے، صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، جو آدمی اپنی مرضی سے صبر نہیں کرتا اسے مجبوراً صبر کرنا ہی پڑتا ہے، جن چیزوں کا کوئی علاج نہیں وہاں صبر کام دیتا ہے، صبر میں تھوڑی بہت تکلیف تو ہوتی ہے مگر اس کے بعد نعمتوں کے جو دروازے کھلتے ہیں اور جو کچھ ملتا ہے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، تکلیف تو سب کو آتی ہے مومن ہو یا کافر، نیک ہو یا بد فرق اتنا ہے جو لوگ صبر کرتے ہیں، وہ ثواب بھی لیتے ہیں اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت، نصرت ومدد بھی حاصل کرتے ہیں، صبر انسان کے دل کی جس کیفیت کا نام ہے وہ اللہ کی نہایت وسیع اور عظیم ترین نعمت ہے۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ صبر منجانب اللہ ایک خاص ہتھیار ہے جو خاص انسان کو عطا کیا گیا ہے تاکہ مشکلات میں اس کا معین ومددگار ہو، صبر کی خاصیت یہ ہے کہ رنج وغم کو ہلکا کردیتا ہے، آگے فرماتے ہیں کہ انسان میں عقل کے ساتھ ساتھ شہوت وغضب بھی ہے اس لئے انسان کو شہوت وغضب کا دروازہ روکنے کے لئے صبر کا ہتھیار دیا گیا ہے، عقل اور شہوت میں جب کشمکش ہو تو عقل کے اشارہ پر چلنا اور نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا صبر کہلاتا ہے۔

(معارف القرآن، ج:۱، ص:۳۲۱)

درحقیقت صبر اور شکر مومن کی زندگی میں دو پہیئے کی حیثیت رکھتے ہیں جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کی ہر حالت خیر والی ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے، اگر مومن کو خوش کرنے والی حالت آگئی تو اس نے شکر کیا یہ اس کے لئے بہتر ہے، اگر تکلیف دینے والی حالت آگئی اس نے صبر کیا یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔''

امام اعمشؒ فن نحو کے بہت بڑے امام تھے، علم و ہنر کے اعتبار سے بہت مقام تھا لیکن تھے انتہائی بدصورت، بدصورتی کی جتنی علامتیں ہوسکتی ہیں وہ ان میں جمع تھیں، ان کی شادی انتہائی حسین وجمیل لڑکی سے ہوئی، جب میاں بیوی آمنے سامنے بیٹھتے یوں معلوم ہوتا کہ ایک طرف دن اور دوسری طرف رات ہے، ایک مرتبہ بیوی سے کہنے لگے تو بھی جنتی ہے اور میں بھی، بیوی نے کہا: وہ کیسے، کہنے لگے میں تو اس لئے کہ تجھ جیسی خوبصورت بیوی مجھے ملی، دن رات شکر کرتا ہوں اور اس شکر کے راستہ سے جنت پہنچوں گا اور تو اس لئے جنتی ہے کہ مجھ جیسا بدصورت خاوند تجھے ملا ہے تو دن رات صبر کرتی ہے اس لئے صبر کے راستہ سے تو بھی جنت میں جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے چار چیزیں عطا کردی گئیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی دے دی گئی: (۱) شکر گزار دل، (۲) ذکر کرنے والی زبان، (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن، (۴) ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں شوہر کی خیانت نہ کرے۔''

صبر کے متعلق صحابہؓ کے اقوال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صابروں کی دونوں گٹھڑیاں خوب ہیں اور ان پر اضافہ بھی اچھا ہے، گٹھڑیوں سے مراد صلوات اور رحمت ہے اور اضافہ سے مراد ہدایت ہے: ''اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة واولئک ھم المھتدون۔'' (سورۂ بقرہ:۱۵۷) کی طرف ارشاد فرماتے ہیں، صابروں کے لئے صلوات اور رحمت ایسی ہیں جیسے سواری کے لئے دونوں طرف کا بوجھ اور ہدایت بمنزلہ ایک گٹھڑی کے ہے جو سواری کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی شاہ رفیع الدینؒ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ

صلوات سے مراد وہ عنایتیں اور مہربانیاں ہیں جو انسان کو انبیاء کی وساطت سے پہنچتی ہیں اور رحمت وہ مہربانی ہے جو انسان کو اللہ کے فضل سے پہنچتی ہے۔

(تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۳، ص:۸۳)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایمان کی بقا چار ارکان پر ہے: یقین، صبر، جہاد، عدل نیز فرمایا: صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے، پس جس طرح بغیر سر کے بدن نہیں ہوتا، اسی طرح جس کو صبر نہ ہو اس کا ایمان نہیں ہوتا۔ (احیاء العلوم، ج:۴، ص:۱۳۸)

سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں صبر کا معنی یہ ہے کہ بندہ خدا کی نعمتوں کا اقرار کرے اور مصیبتوں کا بدلہ خدا تعالیٰ کے ہاں جا کر ان پر ثواب طلب کرے، ہر گھبراہٹ، پریشانی اور کٹھن موقع پر استقلال اور نیکی کی امید پر وہ خوش نظر آئے۔

مصیبت پر صبر کرنے کا اجر:

حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، بتیس سال ایک بیماری میں مبتلا رہے چت لیٹے رہتے تھے کروٹ نہیں بدل سکتے تھے، اتنا عرصہ ان پر کتنی عظیم تکلیف ہوگی لیکن چہرہ اتنا ہشاش بشاش کہ کسی تندرست کو بھی وہ چہرہ نصیب نہیں لوگوں کو حیرت تھی کہ بیماری اتنی شدید اور چہرہ اتنا کھلا ہوا جو تندرست آدمی کو بھی نصیب نہیں، لوگوں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے فرمایا: اس بیماری پر میں نے صبر کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے عطیہ ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے یہی مصلحت سمجھی ہے اور میں بھی اس پر راضی ہوں اس صبر پر اللہ نے مجھے پھل دیا ہے کہ میں اپنے بستر پر روزانہ ملائکہ سے مصافحہ کرتا ہوں اور جسے ملائکہ کی آمد ورفت محسوس ہونے لگے اسے کیا مصیبت ہے، اس کے لئے تو ہزار درجہ بیماری بہتر اور نعمت ہے۔

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے تندرست کو تندرستی میں تسلی دی بیمار کو کہا تیری بیماری اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، اگر اس میں صبر اور احتساب کرے گا، حسبۃً للہ اس حالت پر صابر اور راضی رہے گا، تیرے لئے درجات ہی درجات ہیں۔

(خطبات حکیم الاسلام، ج:۳، ص:۵۸)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ہو کر خوشی خوشی آئے اور فرمانے لگے: آج تو میں نے ایسی حدیث سنی ہے کہ میں بہت خوش ہوا ہوں وہ یہ ہے جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ یہ کہے: ''اللھم اجرنی مصیبتی واخلف لی خیراً منھا''...اے اللہ! مجھے اس مصیبت پر اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے اجر اور بہتر بدلہ ضرور دیتا ہے...

ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس دعا کو یاد کر لیا، جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون، پڑھ کر یہ دعا بھی پڑھ لی، لیکن مجھے خیال آیا کہ ابو سلمہؓ سے بہتر کون شخص مل سکتا ہے؟ جب میری عدت گزر گئی تو میں ایک دن کھال کو دباغت دے رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر تشریف لانے کی درخواست کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدی پر بٹھا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی، میں نے کہا یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے، چنانچہ میرا نکاح اللہ کے نبی سے ہو گیا اور مجھے اللہ نے اس دعا کی برکت سے میرے میاں ابو سلمہؓ سے بہتر اپنا رسول یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ امام زین العابدینؒ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا، صبر کرنے والے کہاں ہیں؟ اٹھیں اور بغیر حساب وکتاب کے جنت میں چلے جائیں کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت کی طرف بڑھیں گے، فرشتے انہیں اس حال میں دیکھ کر پوچھیں گے: کہاں جا رہے ہو؟ یہ کہیں گے: جنت میں، وہ کہیں گے: ابھی تو حساب نہیں ہوا، کہیں گے: ہاں! حساب سے پہلے فرشتے کہیں گے: آخر آپ کون لوگ ہیں؟ جواب دیں گے: ہم صابر لوگ ہیں، خدا کی فرمانبرداری میں لگے رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہے، مرتے دم تک اس پر صبر کیا اور جمے رہے، فرشتے کہیں گے: پھر تو ٹھیک ہے یہی بدلہ ہے تمہارا اچھے کام کرنے والوں کا اچھا ہی انجام ہے اور یہی قرآن فرماتا ہے: ''انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔''

(تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۲۶۸)

صبر کی اقسام:

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ نے صبر کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:

۱:...**صبر علی المصیبت:** یہ ہے کہ اہل ایمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے، کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو وہ اسے منجانب اللہ سمجھ کر اس پر صبر کرتے ہیں اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں، ایسے شخص کا تعلق باللہ مضبوط ہوتا ہے۔

۲:...**صبر علی الطاعت:** یہ ہے کہ اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور اس پر صبر کرنا، ظاہر ہے کہ کوئی کام بھی حوصلہ اور برداشت کے بغیر انجام نہیں پا سکتا، گرمی، سردی میں وضو کی تکلیف برداشت کرنا، جہاد فی سبیل اللہ مشقت کا کام ہے، حج وعمرہ میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہے، اطاعت کا کوئی کام بھی ہو صبر کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

۳:... **صبر عن المعصیت:** یہ ہے کہ جب نفسانی خواہش سامنے ہو اور انسان اس پر کنٹرول کرے اور اپنے نفس کو معصیت سے روکے جب اس صبر کا دامن پکڑ لیتا ہے تو انسان کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ (معالم العرفان فی دروس، ج:۳، ص:۷۳)

صبر علی المصیبت: یہ سب سے زیادہ مشہور ہے، صبر کی اصل فضیلت اول صدمہ کے وقت ہے، اس لئے کہ مرور زمانہ سے انسان کو صبر آ ہی جاتا ہے۔ حدیث میں ایک بڑھیا کا جوان بیٹا فوت ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے بڑھیا رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو، اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا، بڑھیا نے کہا: تم پر گزری ہوتی تو تمہیں پتا ہوتا، میرا جوان بیٹا مر گیا ہے، مجھے کہتے ہو: صبر کرو! اسے یہ پتا نہ تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جب پتا چلا یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو پریشان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑی اور آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خبر نہ تھی کہ آپ صبر کی تلقین فرما رہے تھے، اب صبر کرتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الصبر عند صدمة الاولیٰ'' وقت گزرنے کے بعد مجبوری کا صبر ہوتا ہے، غم میں جتنا صبر کیا جائے اتنا ہی اجر زیادہ ملتا ہے۔

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلویؒ فرماتے ہیں، اس کے لئے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

۱:... **رضا بالقضا:** اللہ کے ہر فیصلے پر راضی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہے اور حکیم بھی، حاکم ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ کے ہر فیصلے کو دل و جان سے قبول کریں اور حکیم ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں، اللہ نے جو فیصلہ کیا ہے، اس کو کلی اختیار ہے، ہمیں اس صدمہ کا سامنا کرنا ہی پڑے گا، اگرچہ بظاہر ہمارے لئے ناگوار ہو لیکن اس کی حکمت سے خالی نہیں ہوگا۔

۲:... **جزع اختیاری سے احتراز:** دلی صدمہ اور تکالیف صبر کے منافی نہیں، اسی طرح آہ و بکا غیر اختیاری بھی صبر کے منافی نہیں ہے، آواز ہو یا بے آواز ہو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ (مظاہر حق، ج:۱، ص:۱۰۷)

صبر کی اقسام باعتبار حکم کے:

امام غزالی نے صبر کو باعتبار حکم کے چار قسموں میں تقسیم فرمایا ہے: (۱) فرض، (۲) نفل، (۳) حرام، (۴) مکروہ۔ ممنوعات شرعی سے صبر کرنا فرض ہے، مکروہات سے صبر کرنا نفل ہے اور جو ایذا کہ شرعاً ممنوع ہو اس پر صبر کرنا حرام ہے، مثلاً کوئی شخص اس کی منکوحہ سے شہوت پوری کرتا ہے اس کو جوش و غیرت بھی ہے مگر اظہار غیرت پر صبر کرتا ہے اور چپ کر کے دیکھتا ہے تو یہ صبر کرنا حرام ہے اور اگر ایذا شرعاً مکروہ ہو حرام نہ ہو تو اس پر صبر کرنا مکروہ ہے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ صبر کی کسوٹی جانچی چاہئے، فقط صبر کو نصف ایمان سمجھ کر یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہر قسم کا صبر اچھا ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج:۴، ص:۱۲۹)

بعض عارفین کا قول ہے کہ صبر کرنے والوں کے تین درجات ہوتے ہیں: اول شہوت کو چھوڑنا یہ توبہ کرنے والوں کا درجہ ہے، دوسرا تقدیر پر راضی ہونا یہ زاہدین کا درجہ ہے، تیسرا محبت کرنا اس کام سے جو خدا تعالیٰ اس سے کرے یہ صدیقین کا درجہ ہے:

گر دولت سرمدی تجھے ہے منظور
کر صبر و شکر دل سے حتی المقدور
ہوتا ہے خدا پاک صابر کا رفیق
نعمت اسے دیتا ہے جو ہوتا ہے شکور

اللہ تعالیٰ ہمیں صابرین کی صف میں شامل فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

مرزا قادیانی نے ساری عمر انگریز کی غلامی کی: مولانا قاری خلیل احمد

سکھر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، خطیب مرکزی جامع مسجد سکھر مولانا قاری خلیل احمد نے جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا، اس نے ساری زندگی انگریز کی غلامی کی اور وہ اپنی جھوٹی نبوت کے دجل و فریب کے ذریعہ امت مسلمہ کو انگریز کا غلام بنانا چاہتا تھا تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد کو نکال دے۔ لیکن الحمدللہ! ہمارے اکابرین نے بروقت اس فتنہ سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا، پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف والوں سے لے کر اب تک ہزاروں علماء کرام نے اس فتنہ کے خلاف امت کی رہنمائی کی اور عاشقان ختم نبوت نے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے ہیں اسمبلی میں قادیانیت سے متعلق بحث کے دوران حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ علماء کی جماعت کے ساتھ دن کو اسمبلی کے باہر موجود ہوتے اور رات کو اللہ رب العزت کے ہاں سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگتے تھے۔ اللہ پاک ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے شہداء و علماء کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں جن علماء کرام اور مسلمانوں نے جد و جہد کی، ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

دوسری قسط

سعود ساحر

پاکستان بنا تو یہ راندہ درگاہ خداوندی مخلوق (قادیانی) اپنی مرکزی قیادت کے ساتھ پاکستان منتقل ہوگئی اور چنیوٹ کے قریب اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور ربوہ کو شہنشاہی انداز میں بسایا۔ کذاب مرزا کے اہل خانہ کے محلات ودفاتر اور تفریح گاہ کا اپنا انداز تھا اور بقول ساجدہ جعفر، یہ علاقہ عام آدمی کی دسترس سے دور تھا اور غلطی سے اس ممنوعہ علاقے میں قدم رکھنے والا بھی درگزر کا حق دار نہ تھا۔ قارئین کے علم میں ہوگا کہ محترمہ ساجدہ جعفر حال ہی میں وزارت اطلاعات میں ایک اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئی ہیں، یہ بھٹو صاحب کے ایک وزیر ملک جعفر کی صاحبزادی، جنرل اختر اور عبدالعلی کی بھانجی ہیں اور ملک جعفر صاحب اور ان کی اولاد قادیانیوں کے بڑوں کے نرغے میں پرورش پانے کے بعد الحمدللہ! مسلمان ہیں اور ملک جعفر مرحوم نے ردِّ قادیانیت پر کتاب بھی لکھی، بہر حال بتانا یہ مقصود تھا کہ قیام پاکستان اور قائد اعظم کی وفات کے بعد ان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کی مدد اور سرپرستی میں قادیانی ہر شعبہ زندگی میں گھس چکے تھے اور پالیسی ساز اداروں اور مناصب پر بیٹھے تھے۔ باؤنڈری کمیشن میں سر ظفر اللہ خان قادیانی کا کردار ایک معمہ ہے۔ اپنی خودنوشت ''تحدیث نعمت'' میں اس نے جو کچھ لکھا اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان کو کشمیر میں داخلے کا واحد راستہ ہندو کی جھولی میں ڈال دیا گیا۔ ہندوستان کے پاس یہی اکیلا راستہ کشمیر میں جانے کا ہے جبکہ کشمیر کے الحاق پاکستان کی دوسری بینکڑوں وجوہ کے ساتھ ایک بڑی جغرافیائی حقیقت یہ بھی ہے کہ راولپنڈی سے سیالکوٹ تک کشمیر میں آمد ورفت کے انگنت راستے اور گزرگاہیں ہیں اور ایک سچائی یہ ہے کہ تقسیم برصغیر سے قبل کشمیر کی ساری تجارت راولپنڈی براستہ مری اور مظفر آباد ہوتی تھی۔ اجمالاً ۱۹۶۵ء جنگ جسے آپریشن جبرالٹر کا نام دیا گیا اور اس کی باگ ڈور ایک قادیانی جنرل اختر ملک کے حوالے کی گئی، اس کے بارے میں کچھ بھی کہا جائے، اختر ملک کو جنگی حکمت عملی کا جتنا بھی ماہر قرار دیا جائے، مگر جب مرزا کی یاوہ گوئی پر مشتمل تحریروں پر نظر ڈالی جائے تو حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ایک مقام پر ایک ایسی قبر موجود ہے، جس پر کسی تفصیل کے بغیر ''عیسیٰ'' کی تختی لگی ہوئی ہے اور مرزا کذاب حیات مسیح علیہ السلام کا قائل نہ تھا، اگر یہ علاقہ ہندوستان سے چھین لیا جاتا تو اختر ملک کے سر افتخار کی کلغی لگتی اور حضرت عیسیٰ کی قبر کی ''دریافت'' کا سہرا اسی کے سر سجتا اور جب ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فتح کے امکانات معدوم ہوگئے تو شکست کا طوق بے چارے یحیٰ خان کے گلے میں پہنا دیا گیا اور اس ناکامی کو کمانڈ کی تبدیلی قرار دیا گیا۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے بارے میں جو جعل سازی مرزا کذاب نے کی، اس کی حقیقت علامہ عبدالحلیم شررؒ اپنے تاریخی ناول ''لعبت چین'' میں کھول چکے۔ جس میں تاریخی حوالوں سے علامہ شررؒ نے بتایا ہے کہ یہ ایک ازبک سالار کی قبر ہے، جو اپنے وطن کو غیر ملکی یلغار سے بچاتے ہوئے شدید زخمی ہوا اور جان بچانے کی خاطر یہاں آیا اور وفات پائی۔

قادیانیوں کے انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کے پالیسی ساز اداروں میں بیٹھ کر من مانی پر بات کرنے سے پہلے پاکستان کے خلاف سازشوں میں قادیانیوں کے کردار، سازش کرنے والوں کی پیٹھ تھپکنے اور قومی سرمایہ کو ان ناپاک اقدام پر بے دریغ خرچ کرنے کی ایک مثال دیکھ لیجئے۔ ۱۹۷۰ء میں انتخاب کے بعد ملک کے دونوں حصوں کے درمیان اقتدار کے حصول پر جو تنازعہ اٹھا، اس میں بھٹو صاحب کتنا حق پر تھے؟ یہ ہمارا موضوع نہیں، تاہم جب بھارتی طیارہ گنگا اغوا کرکے لاہور لایا گیا تو جن دو سیاست دانوں نے اسے ہندو کی سازش قرار دیا، ان میں عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمن اور کشمیری رہنما مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان تھے اور عالمی عدالت انصاف میں ثابت بھی ہوگیا کہ فضائی قزاق ہاشم بھارتی ایجنٹ تھا یہ اس جنگ میں ہندوستان کی پہلی کامیابی تھی، جس کے بعد ہندوستان نے فضائی راہداری کی سہولت واپس لے لی اور اسلام آباد سے ڈھاکہ کا کرایہ ڈھائی سو روپے سے ہزاروں تک پہنچ گیا۔ فضائی قزاقوں ہاشم اور اشرف کو ہیرو کس نے بنایا؟ سارے پنجاب میں جگہ جگہ ان کے استقبالی جلوسوں کا اہتمام کس نے کیا؟ یہ ہمارے موضوع سے باہر کی بات ہے۔

یہ یحییٰ خان کے مارشل لاء کا زمانہ تھا، ایران میں سائرس اعظم کا جشن منایا جارہا تھا اور یحییٰ خان پاکستان کی نمائندگی کے لئے ایران گیا ہوا تھا۔ اس کی قائم مقامی مرزا کذاب کا نواسا ایم ایم احمد کررہا تھا، ذرا غور کیجئے، ملک میں مارشل لاء ہے اور ایک جسمانی اور جنسی خواہشات کا اسیر ملک پر قابض ہے۔ اس کی جانشینی ایک غیر مسلم کے ہاتھ میں ہے اور غیر مسلم بھی کیسا کافر بلکہ کافروں سے بدتر، وہ اور اس کا پورا گروہ مسلمانوں اور ان کے وطن کی بربادی پر قانع اور فوج ۱۰ کور جو آدھے ملک کی سلامتی کی ذمہ دار! اس کا کور کمانڈر قادیانی لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی جو اپنی برادری میں اتنا معتبر کہ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں اپنے مذہبی گروہ کی سربراہی اس کی منتظر۔ یہ انہی دنوں کی بات ہے کہ سی ڈی اے میں الیکٹریشن کے طور پر کام کرنے والے اسلم قریشی گھر میں سودا سلف کے ساتھ آنے والا پرانے اخبار کا ٹکڑا پڑھ رہے تھے، جس میں مرزا کی کوئی درفطنی چھپی تھی۔ اسلم قریشی ایک غیرت مند مسلمان تھے، وہ کاغذ کا ٹکڑا لے کر سیکریٹریٹ کو چلے، راستے بھر وہ تحریر جس میں کسی بھی مسلمان کے مخفی جذبات بھڑکانے کا پورا سامان تھا، ہر بڑھتے ہوئے قدم پر اشتعال میں اضافہ کرتی گئی۔

محترم اسلم قریشی صاحب غالباً ایم ایم احمد کی تلاش میں ہی سیکریٹریٹ گئے تھے، اتفاقاً ایم ایم احمد لفٹ سے نکلا۔ محترم اسلم قریشی نے وہ اخبار کا ٹکڑا سامنے کرکے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ بڑی رعونت سے جواب آیا: ''جو کچھ لکھا ہے، درست لکھا ہے'' یہی موقع تھا کہ ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے، درست کہنے کا مقصد اس کے سوا کیا تھا کہ ایم ایم احمد بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے؟ محترم اسلم قریشی نے ملعون پر چھری سے وار کیا، لیکن راہ فرار اختیار نہیں کی۔ گرفتاری کے لئے خود کو پیش کیا، چھری کا وار اوچھا رہا کہ ایم ایم احمد کے کوٹ کی جیب میں سے جو ڈائری نکلی وہ اسے بچا گئی، اب معاملہ مارشل لاء کورٹ میں محترم اسلم قریشی کے دفاع کا تھا۔

آج آمروں کو للکارنے، منتخب اداروں کو مغلظات سنانے والے وکیل، قوم کو انصاف دلانے کے دعویدار نوخیز سیاست دان، مذہب اور روحانیت کے نام پر جھوٹ اور مکر و فریب کی سوغات بانٹنے والے خود ساختہ علامہ غرض کوئی وسائل نہ رکھنے والے ایک مسلمان کے مقدمے کی پیروی کو آگے بڑھنے پر تیار نہ تھا۔ علاء حق در در پھرے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ سو مولانا توحیدی بیگم اسلم قریشی کو لے کر ایک نوجوان وکیل کے دفتر پہنچے۔ یہ ناڑ منور کے جنجوعہ راجپوت گھرانے کا نوجوان راجہ ظفر الحق تھا، طویل قامت سفید چٹی رنگت، مضبوط قویٰ کے اس نوجوان وکیل کے پاس خاندانی وجاہت اور عزت و احترام کا اثاثہ تو بہت تھا، البتہ میدان میں تجربہ کم تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے راجہ ظفر الحق کو عروج دیا۔ سماجی مرتبہ سے بھی نوازا، نیک نامی دی، وزارت، سفارت اور ایوان بالا کی رکنیت بھی دلائی اور اب محترم راجہ ظفر الحق مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین اور ملک کے ممتاز اور قابل احترام سیاست دان ہیں۔

مولانا توحیدی جب محترم اسلم قریشی کی اہلیہ کو لے کر راجہ صاحب کے دفتر پہنچے اور محترمہ نے ایک پوٹلی میز پر رکھی۔ مولانا نے فرمایا: یہ اسلم قریشی کی اہلیہ ہیں، جس کا مقدمہ لڑنے کے لئے کوئی وکیل تیار نہیں، ہم راولپنڈی اور لاہور کی عدالتوں کی خاک چھان چکے، اب آپ کے پاس آئے ہیں۔ پوٹلی میں اس خاتون کا زیور ہے، نقد فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں، ایک لمحہ نوجوان وکیل کے چہرے پر تفکر نظر آیا، پھر وہ پوٹلی پورے احترام سے محترمہ کے ہاتھ میں پکڑائی۔ مقدمہ کی دستیاب دستاویز مولانا محترم سے وصول کیں اور کہا: ''مقدمہ میں لڑوں گا، یہ دولت کے حصول کا تنازعہ نہیں، بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و عظمت کا مقدمہ ہے، دولت دنیا اس سعادت کے سامنے ہیچ ہے، جو ایک غلام کو آقا کے دربار سے میسر آئے۔''

یوں جب دونوں فریق مارشل لاء کی عدالت میں پیش ہوئے، محترم اسلم قریشی اپنے وکیل کے ساتھ کچھ قبل آگئے یا لائے گئے، جوں ہی ایم ایم احمد کمرۂ عدالت میں داخل ہوا تو مارشل لاء عدالت کے سربراہ کرنل ایوب خان اور ان کے ساتھی ادب سے کھڑے ہوگئے، یہ ایک حیرت انگیز اور فریق معاملہ کو شک میں ڈالنے والا عمل تھا، اول تو مارشل لاء اور تصور عدل دو متضاد باتیں ہیں، مگر قصور کرنل صاحب کا نہیں، بلکہ ان حالات اور ذہنی کیفیت کا تھا جس میں حکومتی ادارے کام کررہے تھے، اسلم قریشی کے وکیل راجہ ظفر الحق نے مقدمے کی سماعت سے قبل یہ اعتراض اٹھایا اور اس کی وضاحت چاہی کہ مارشل لاء عدالت کا مقدمہ کے ایک فریق کی غیر معمولی پذیرائی کا سبب کیا ہے؟ عدالت کے سربراہ مدعی کے ہم عقیدہ ہیں یا اس عہدے اور اختیار سے مرعوب ہیں، دونوں یا کوئی ایک صورت بھی انصاف کے تصور کو دھندلانے کے لئے کافی ہے۔ مارشل لاء عدالت کے سربراہ اور ان ساتھیوں کا یہ عمل غیر ارادی تھا یا ایم ایم احمد کو دیکھ کر بوکھلاہٹ کا نتیجہ؟ اس کا اندازہ یوں لگائیں کہ اعتراض کے جواب میں کرنل صاحب کا کہنا تھا: ''ہم تو کھڑے نہیں ہوئے۔'' تاہم ان کے ساتھیوں نے جب کہا کہ ہم کھڑے ہوئے تھے تو کارروائی کچھ وقت کے لئے ملتوی کردی گئی۔ دوبارہ کارروائی شروع ہوئی تو کرنل صاحب کا کہنا تھا کہ اگر آپ مقدمہ کا التوا اور ہماری جگہ دوسرے افسر چاہتے ہیں تو ہم متعلق افسروں کو لکھ دیتے ہیں۔ بہرحال ایک یقین دہانی کے

بعد کارروائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مقدمہ میں کتابوں کے حوالے کے لئے حضرت مولانا شریف جالندھریؒ، مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ اور دوسرے علماء کرام کا تعاون بروقت رہا۔ حضرت مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ مسلسل راجہ ظفرالحق سے رابطے میں رہے اور حوالے کی کتب اور دوسرے امور میں مدد کا یقین دلاتے رہے۔ مقدمے کی کارروائی ۱۶ دن جاری رہی، مگر آج کی طرح لمبے لمبے کی خبروں کا رواج نہ تھا۔ محترم اسلم قریشی نے چاقو مارنے کا اقرار کیا، تاہم ان کا کہنا تھا کہ یہ مرزا کی تحریر پڑھ کر وقتی اشتعال کا نتیجہ تھا۔ اپنے موقف کے ثبوت ردی اخبار کا دو ٹکڑے کے ساتھ ۲۷ کتابوں کے حوالے بھی مارشل لاء عدالت میں پیش کئے جو مسلمانوں کے لئے انتہائی اشتعال انگیز ہیں۔ محترم اسلم قریشی صاحب کو بہت معمولی سی سزا ہوئی۔ مقدمہ قانون کی دفعہ ۳۰۷ کے تحت تھا۔ بتانا یہ مقصود تھا کہ قادیانی کس طرح اس ملک پر چھائے ہوئے تھے، رہائی کے بعد قادیانی گروہ نے انہیں اغوا کر کے اپنی بدفطری کا ثبوت دیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ کے موقع پر قادیانی جنرل عبدالعلی ۱۰ کور کا کمانڈر تھا۔ اس نے مغربی پاکستان میں جو ہیجان پھیلایا، اس پر کثیر سرمایہ خرچ کیا، اس ناپاک جسارت اس کے مقاصد اور نتائج پر بھی بات ہوگی۔ مختصراً قادیانیوں کی ایک واردات کا حال سن لیں۔ یہ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان مرحوم کے قتل سے ایک سال قبل کی بات ہے۔ راولپنڈی سے ایک ہفت روزہ ''خورشید'' کا اجراء ہوا، یہ خالصتاً ایک ادبی پرچہ تھا، اس میں سیاست پر مضامین کی گنجائش نہ تھی، ایک روزنامہ ''تعمیر'' کے علاوہ کئی ہفت روزے ہفتہ وار چھپتے تھے، البتہ قائد اعظم کی مسلم لیگ کے ایک نامور کارکن جو پنجاب اسمبلی کے رکن بھی رہے اور ادبی ذوق رکھتے تھے۔ سیّد مصطفیٰ شاہ گیلانی ایک ہفت روزہ ''افکار'' کے نام سے نکالتے تھے، جس کا مواد کسی اچھے ادیب یا شاعر کے سپرد کرتے، محدود وسائل کے باوجود بہتر طباعت کا بندوبست کرتے ہفت روزہ ''خورشید'' کا اجراء ہوا تو عمدہ طباعت بہتر کاغذ اور لکھنے والوں کو باقاعدہ ادائیگی ایک ایسا معاملہ تھا کہ راولپنڈی کے ادیب، شاعر، اہل قلم اس سے آشنا تھے، گو ''خورشید'' کی اشاعت غیر معمولی نہ تھی، تاہم اتنی ضرور تھی کہ ہفت روزہ ''افکار'' اور محترم مصطفیٰ شاہ گیلانی جیسا مقتدر انسان اس دوڑ میں ''خورشید'' اور اس کے وسائل کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ ہفت روزہ ''خورشید'' کے مدیر پبلشر پر وسائل کی بارش کیوں اور کون کررہا تھا؟ اس سوال کا جواب نہ کسی کے پاس تھا، نہ کوئی اس پر غور کررہا تھا۔ یہ میری نوجوانی کا دور تھا، شعر و شاعری سے بے پناہ شغف، مطالعہ محدود تجربہ بالکل نہیں۔ سو ہفت روزے میں شائع ہونے والے مواد کو پڑھ کر کسی خصوصی مشن کا سراغ لگانا ممکن نہ تھا، کسی بزرگ کی زبانی بھی شکایت نہیں سنی، مگر اب خیال آتا ہے کہ بعض اجنبی ناموں سے شعری اور نثری مواد کی بہتات ہوتی تھی، ممکن ہے انہیں متعارف کرانا، مختلف تکلموں میں کھپانا، ایک خاص حلقے کو متاثر کرنا، ادبی حلقوں میں مرزا کے خلاف ہونے والی گفتگو اور مخالفانہ طرز عمل رکھنے والوں کے ناموں سے آگاہی ہی مقصد ہو۔

اس حوالے سے بہت بعد میں بہت ہی محترم راجہ محمد فاضل کا سنایا ہوا واقعہ بہت حیران کن بھی ہے اور دشمن کی شاطرانہ وارداتوں کا شاہکار بھی۔ راجہ محمد فاضل ایک اچھے مدیر اور اپنے وقت کے نمایاں مزاح نگار تھے۔ ''نقوش'' کے طنز و مزاح نمبر میں ان کا تذکرہ اور ''پھول کانٹے'' کے عنوان سے شائع ہونے والے کالم بھی موجود ہیں۔ برسبیل تذکرہ عظیم شاعر و افسانہ نگار حضرت احمد ندیم قاسمی، ایوب خان کے دور میں گرفتار ہو کر راولپنڈی جیل لائے گئے تو محترم قاسمی صاحب نے جیل سے فاضل صاحب کو خط لکھا کہ ''اگر راولپنڈی میں میرا قیام آپ کے دولت کدے پر ہوتا تو دانت صاف کرنے کا برش، تولیہ اور دوسرے لوازمات آپ ضرور مہیا کرتے'' کیا حسن طلب تھا، محترم فاضل صاحب نے تمام ضروری اشیاء جیل پہنچائیں اور واقعی رہائی کے بعد سیدھے فاضل صاحب کے گھر پہنچے۔ فاضل صاحب نوگرفتاران صحافت کو اس شعبہ کے رموز سے بھی آشنا کرتے، ناپختہ تحریروں میں اصلاح بھی دیتے اور بعض دیسی اور غیر ملکی سفارت کاروں، سرمایہ داروں اور جرائم پیشہ گروہوں کے انداز کار سے بھی آگاہ کرتے تاکہ کسی جال میں پھنسنے سے بچا جا سکے۔

سو ایک مرتبہ فراغت کے لمحوں میں فاضل صاحب نے عجیب حکایت بیان کی۔ اب تو دارالحکومت کے جڑواں شہر راولپنڈی کا حلیہ ہی بدل گیا ہے، پہچانا ہی نہیں جاتا، اس شہر میں پلنے، پڑھنے اور جوان ہونے، اللہ کی مہربانی سے صاحب اولاد ہونے، بچوں کے برسر روزگار ہونے، پوتے پوتیوں کے اسکول سے کالج اور پھر یونیورسٹی تک پہنچنے، جوانی سے کہولت اور بڑھاپے تک سفر کرنے والے بھی راستہ پوچھ کر منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسی ہزار کی آبادی کا شہر ۱۸ لاکھ انسانوں کا جنگل بن گیا، جہاں نہ کوئی گرتے کو سہارا دیتا ہے، نہ مرنے کی آخری رسوم میں شرکت کو ضروری سمجھتا ہے، فرد فرد ہو کر زندگی گزار رہا ہے، طویل تحریر لکھنے کی بری عادت غالب ہو جاتی ہے معذرت چاہتا ہوں تو مدیر ''تعمیر'' راجہ محمد فاضل نے فراغت کے اوقات میں کمیونسٹ سفارت کاروں کی اپنی مفید مطلب بات شائع کرنے کے ہنر کا ذکر کیا، وہ زمانہ تھا کہ سفارت کاروں کے آزادانہ میل

جول کا رواج تھا نہ سفارت خانوں میں محفلیں جمتی تھیں اور سوویت یونین کے سفارت کاروں سے بارہ پتھر کا فاصلہ رکھنا ضروری تھا۔ ایسے میں کمیٹی چوک میں حجام کی ایک دکان تھی اور چلانے والے ایک شاعر سائل امھوی تھے۔ یہ یوپی میں دیوبند کے قریب ایک قصبہ امھٹے سے نقل مکانی کر کے آئے تھے۔ ابھی چند برس قبل کراچی کے اخباروں میں خبر نظر سے گزری کہ سائل امھوی حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ بہرحال فاضل صاحب نے بتایا کہ فرضی نام سے سوویت یونین کا سفارت خانہ مدیروں سے بذریعہ ڈاک رابطہ کرتا ہے۔ استدعا یہ ہوتی ہے کہ ہمارے خلاف جو چاہیں، لکھیں، کمیونزم کی مذمت کریں، ہمارے آرٹن کرٹن کو ناواجب بتائیں، اس تحریر میں کسی مناسب مقام پر ہمارے دو بے ضرر سے جملے بھی ڈال دیں، گویا ایسی ہی واردات ہفت روزہ خورشید بھی کر رہا تھا، یکا یک ادبی جریدے میں شذرہ کے طور پر ایک تحریر شائع ہوئی، جس کا لب لباب یہ تھا کہ چند دنوں میں پاکستان میں ایک بڑا سیاسی دھماکا ہونے والا ہے۔ ہفت روزہ کے قارئین کو تشویش ہوئی، بات قلم سے نکل کر زبان پر آئی اور شہر بھر گوشیوں سے گونج اٹھا۔ ہر شخص کی زبان پر یہی سوال تھا کیا ہونے والا ہے۔ غرض چند دن راولپنڈی کے باسیوں کے اضطراب میں گزرے اور واقعی ایک اتنا بڑا سیاسی دھماکا ہوا کہ سارا ملک لرز کر رہ گیا، بے چین ہو گیا۔ مغربی پاکستان کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب اپنی رہائش گاہ لاہور میں قتل کر دیئے گئے اور اس قتل کے الزام میں ایک مسلم دانشور، حساب دان، اور دنیا میں اپنی ذہانت اور علم کے جھنڈے گاڑنے والے علامہ عنایت اللہ خان مشرقی گرفتار کر لئے گئے۔ علامہ صاحب کے علم و حکمت سے انگریز کے نمک خوار خوف کھاتے تھے۔ ان کی تنظیم کے کچھ کر گزرنے کی صلاحیت انہیں تباہ کرنے پر اکساتی تھی، یہی کام ہماری انتظامیہ نے لیاقت علی خان کے قتل پر دکھایا تھا۔ ایک شور اٹھا کہ یہ کام خاکساروں نے کیا ہے شہر بھر میں جس کو تن کر چلتے دیکھا، اس نے جیل کی ہوا کھائی اور قتل کرنے والے اتنے چلتر کہ

دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

بہرحال خورشید بند ہوا اور مدیر خورشید روپوش ہوئے یا کر دیئے گئے۔ بھید یہ کھلا کہ موصوف مرزا کذاب کی روحانی اولاد میں سے تھے، تفتیش اور اس کے ذریعے اصل قاتلوں تک نہ کوئی پہنچنا چاہتا تھا نہ اس کی ضرورت تھی اور اگر کوئی راز انتظامیہ اور تفتیش کاروں پر کھلا بھی تو عوام کو اس کی بھنک بھی نہ پڑی۔

باقی آئندہ ان شاء اللہ! (جاری ہے)

یومِ ختم نبوت کانفرنس، پشاور

7 ستمبر 1974ء مسلمانان پاکستان کے لئے خصوصاً اور امت مسلمہ کے لئے عموماً ایک تاریخ ساز دن ہے

رپورٹ: مفتی محمد دین، پشاور

پشاور (پ ر) تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے پون صدی مسلمانوں کی قربانیوں کا ثمرہ اسی دن سامنے آیا جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں (قادیانیوں، لاہوریوں) کو یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ واضح رہے اس سے پہلے ان کو اپنا موقف اور اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا۔

اسی دن کی عظمت مسلمانوں کو یاد دلانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں محافل، مذاکرے اور کانفرنسوں کا انعقاد کرتی ہے۔ اسی مناسبت سے 40 سال سے مسلسل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ میں کانفرنسوں اور ریلیوں کا اہتمام کرتی ہے۔ اس سال بھی 6 ستمبر بروز ہفتہ ضلع کوہاٹ میں یوم ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں علما کرام نے تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے بیانات کئے اور مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

7 ستمبر بروز اتوار کو بھی کوہاٹ سے ریلی نکالی گئی۔ سرائے نورنگ، لکی مروت، بنوں، ایبٹ آباد اور بہت سے دیگر شہروں میں ریلیوں کا اہتمام کیا گیا اور ضلعی امراء ودیگر نے ریلیوں کی قیادت کی اور بیانات بھی کئے۔

7 ستمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام ختم نبوت چوک قصہ خوانی بازار پشاور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حسب سابق ایک عظیم الشان کانفرنس بعنوان ’’چالیسواں یوم ختم نبوت‘‘ منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں کی تعداد میں عشاق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔ کانفرنس کے آغاز سے پہلے حفاظ عظام سے جلسہ گاہ کی حفاظت وبرکت کے لئے سورۃ یاسین شریف کا ختم کرایا گیا۔ کانفرنس کا آغاز حضرت مولانا قاری محمد حسین صاحب نے اپنی پرسوز تلاوت کلام پاک سے کیا اور ہدیہ نعت وترانہ ختم نبوت شاعر ختم نبوت مولانا قاری احسان قدیر اور مولانا فضل امین نے پیش کر کے سامعین کے دلوں کو عشق رسول سے جلا بخشی۔ مسند صدارت کو خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ و برد اللہ مضجعہ ’’شیخ المشائخ، قدوۃ العلماء والصلحاء، حضرت مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم العالیہ ’’بانی سراج المدارس و خانقاہ سراجیہ ٹیکسلا نے رونق بخشی۔ اسٹیج پر پشاور کے مشائخ شیخ الحدیث مولانا نقیب اللہ، شیخ الحدیث مولانا لطف اللہ حقانی، قاری سمیع اللہ جان فاروقی امیر جمعیت علماء اسلام ضلع پشاور مولانا پروفیسر خیر البشر جید علماء کرام و مفتیان عظام کے علاوہ ختم نبوت ضلع صوابی کے امیر حضرت مولانا شیخ اعزاز الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ضلع بنوں کے امیر مجلس حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ صاحب بھی رونق افروز تھے۔ صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین صاحب پوپلزئی نے انتہائی عقیدت وسوز سے مہمان خصوصی مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمونہ اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری دامت برکاتہم العالیہ کا تعارف کرایا اور انہیں دعوت خطاب دی۔ شعلہ بیان مقررین میں مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور اور مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے اپنے مدلل وعلمی بیان سے سامعین کی علمی تشنگی دور کی۔

کانفرنس سے مقامی زبان میں قاری سمیع اللہ جان فاروقی نے بیان کیا تمام مقررین نے اپنی تقریر میں عقیدہ ختم نبوت کی عظمت، فضیلت اور اہمیت بیان کی اس کے علاوہ 7 ستمبر کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کے مکروفریب اور خفیہ چالوں کو طشت ازبام کرتے ہوئے مجاہدین ختم نبوت اور شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور قادیانیوں اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ سے متعلق عہد لیا۔

مقرر شیریں بیاں مولانا پروفیسر خیر البشر نے اپنے مخصوص پر جوش انداز سے قراردادیں پیش کیں اور عوام الناس سے بھرپور تائید حاصل کی۔

الحمد للہ شمع رسالت کے پروانوں نے بھی عزم کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سائے تلے مرتے دم تک تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت اور اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے (قراردادیں رپورٹ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔ اس پر رونق کانفرنس کا اختتام خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ وبرد اللہ مضجعہ ’’شیخ المشائخ، قدوۃ العلماء

والصلحاء حضرت مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم العالیہ" کی پُرنور وچشم تر دعا سے ہوا۔

اس کانفرنس کی کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ویب سائٹ www.amtkn.com اور www.shaheedeislam.com کے ذریعے ساری دنیا میں برائے راست پیش کی گئی۔

8 ستمبر بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان کے زیر اہتمام بمقام عیدگاہ شمسی روڈ مردان میں صبح 7 بجے سے یوم ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی جس میں ایک لاکھ سے زائد ختم نبوت کے پروانوں سے مرکزی عیدگاہ مردان اور اس کے احاطہ کا دامن تنگ پڑ گیا تھا۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی بھی حضرت مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم العالیہ تھے، مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے علاوہ مقامی شیوخ عظام، علماء کرام، مفتیان عظام، قراء اور سیاسی زعماء نے بھی خطاب فرمایا۔ اسٹیج کو شیخ المشائخ حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا اعزاز الحق صاحب صوابی، مفتی سجاد الحجابی، مولانا ندیم احمد، مولانا فضل علیم، مولانا عرفان، مولانا پیر حزب اللہ جان امیر مجلس ضلع چارسدہ، حضرت مولانا گوہر شاہ صاحب نے رونق بخشی۔ صوبائی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام مولانا شجاع الملک صاحب کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔ شعلہ نوا مقرر استاذ العلماء حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے سامعین کو اپنے علمی خطاب سے نوازا۔ آخری خطاب سے پہلے امیر مجلس ضلع مردان شیخ القرآن حضرت مولانا قاری اکرام الحق صاحب دامت برکاتہم نے پرجوش انداز سے اہم نکات بیان فرمائے اور عوام الناس سے قادیانیوں وقادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کا عہد لیا۔

آخری خطاب مفکر ختم نبوت یادگار اسلاف بقیۃ السلف حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب دامت برکاتہم صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا نے اپنے مخصوص علمی و پُرجوش طرز میں فرمایا۔ الحمد للہ! مقررین نے مسئلہ ختم نبوت، رد قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت فرمائی۔ کانفرنس براہ راست پیغام ٹی وی، اور انٹر نیٹ پر تمام عالم میں پیش کی گئی۔ نماز عصر سے پہلے کانفرنس بخیریت وعافیت ختم ہوئی۔

8 ستمبر بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے زیر اہتمام ضلع چارسدہ کے زیر اہتمام جامع مسجد تحصیل بازار میں بوقت 1 بجے عظیم الشان یوم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی نمونہ اسلاف تلمیذ ریحان الہند شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب، مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا مفتی رضوان عزیز، صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، ضلع چارسدہ کے نامور شیوخ الحدیث اور مقامی علماء کرام نے اسٹیج کو زینت بخشی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت، رد قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت کی اور عاشقان رسول نے بھی اپنا تن من دھن آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کا عزم کیا۔ کانفرنس نماز مغرب کے وقت اختتام پذیر ہوئی۔

8 ستمبر بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے زیر اہتمام ضلعی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ جامع مسجد کینٹ میں بعد از نماز عصر عظیم الشان یوم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خادم سفرو حضر، بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد مجاہد خان الحسینی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس کی مہمان خصوصی کی نشست کو رونق خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد رحمہ اللہ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم العالی نے بخشی اور اپنے قیمتی ملفوظات سے شمع رسالت کے پروانوں کو سرفراز فرمایا، مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد و دیگر مقامی علماء نے خطاب فرمایا۔

مقررین نے اپنے خطاب میں مجاہدین ختم نبوت اور شہداء ختم نبوت کی قربانیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور ضرورت اور قادیانیوں سے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت فرمائی آخر میں صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب فرمایا، ان کے خطاب کے دوران آسمان گرجتا اور برستا رہا، ایک شخص جناب اکرام صاحب نے مفتی صاحب کو چھتری کی اوٹ میں لیا تو آپ نے یہ کہہ کر اسے ہٹا دیا کہ ایک مرتبہ امیر شریعتؒ بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاکھوں کے مجمع سے خطاب فرما رہے تھے کہ بارش بھی آپ کا خطاب سننے کے لئے آسمان سے اتر پڑی تو ایک شخص نے حضرت امیر شریعتؒ پر چھتری تان لی تو آپ نے فرمایا: ''یا تو سب کے لئے لے آؤ، یا پھر اسے بھی ہٹا دو۔'' بارش اور خطاب ساتھ ساتھ جاری رہے اور عشاق رسول مطمئن بیٹھ کر ذکر عشق رسول اور تحفظ منصب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لطف اندوز ہوتے رہے الحمد للہ! حضرت کی دعا سے رات دو بجے کانفرنس بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچی۔

کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں:

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء، 1974ء کے قائدین، کارکنوں اور شہداء کو زبردست

خراج عقیدت پیش کرتا ہے، جن کی لازوال قربانیوں اور بے مثال جدوجہد کے ثمرہ میں 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اسی مشن کے طفیل 1984ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔

☆......یہ اجتماع یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ آئین پاکستان کو سبوتاژ یا معطل کرنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا اور تحفظ ختم نبوت تحفظ ناموس رسالت اور اسلامی دفعات کی حفاظت کے لئے دنیائے کفر کے اہلکاروں کی ہر سازش کو اللہ کی امداد سے ناکام بنایا جائے گا۔

☆......یہ اجتماع موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں کی بھرپور مذمت اور حکومتی بے حسی اور سرپرستانہ رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے، یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کر کے شمع رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے پروانوں کی دل آزاری نہ کی جائے اور قادیانیوں کو تمام حساس اور کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء کا پابند بنایا جائے۔

☆......یہ اجتماع واضح کرنا چاہتا ہے کہ بشمول پاکستان دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والی دہشت گردی سے علمائے کرام کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ ایک سازش کے تحت جید علمائے کرام کو آئے دن دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کیا جا رہا ہے جبکہ مرکزی حکومت صرف تماشہ دیکھتی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جانؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ و اکابر علماء کے قاتلوں کا آج تک کوئی سراغ نہیں لگایا گیا یہ سب دین دشمنی پالیسی کا ثبوت ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت جلال پوریؒ کے قتل کے کیس میں نامزد ملزم کو گرفتار کیا جائے۔

☆......یہ اجتماع نصاب تعلیم میں سے اسلامی مضامین نکالنے پر حکومت خیبر پختونخواہ کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لئے اپنے اسلام دوست ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کی جائیں اور برطانوی ادارے سے یہ کام واپس لیا جائے۔

☆......یہ اجتماع فلسطین میں نہتے مسلمانوں پر اسرائیلی مظالم کی مذمت کرتا ہے نیز وطن عزیز، کشمیر، افغانستان، لیبیا، عراق اور دیگر مسلم ممالک کے سلسلہ میں امریکہ اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

☆......یہ اجتماع پاکستان میں اکثر این جی اوز کی اسلام کے خلاف قادیانیت کی حمایت بہائیت اور عیسائیت کے پرچار اور امدادی کاموں کی آڑ میں اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو این جی اوز اس گھناؤنے کام میں مشغول ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔

☆......یہ عظیم اجتماع مرکزی حکومت اور وزارت مذہبی امور سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ٹریول ایجنٹوں سے حج کا کوٹہ واپس لیا جائے جو کہ قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے عازمین حج کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ اسطرح حرمین شریفین کی بے حرمتی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پامال ہوتے ہیں۔ (چار سال پہلے بھی 100 قادیانیوں کو ان کی مشکوک سرگرمیوں پر جدہ میں گرفتار کیا گیا تھا)۔

☆......یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد اداروں اور قادیانی عسکریت پسند تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ان کے اکاؤنٹس کی فی الفور چھان بین کی جائے۔

☆......یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے اپیل کرتا ہے کہ دنیائے کفر کے مذموم عزائم کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں اور ان نام نہاد مسلمان کہلانے والے طبقہ کی بھرپور مذمت کرتا ہے جو کہ غیر کی امداد پر ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم (ابوحنیفہؒ) اور اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک گہری خطرناک سازش کے ذریعے ملک میں انتشار پیدا کر کے دشمنان اسلام کی تقویت کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

☆......پرویزی دور حکومت سے قبل کی اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات پر قانون سازی کی جائے اور ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک پرامن تبلیغی جدوجہد کے ذریعے مسلمانوں میں عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن کے فروغ کے لئے عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کے تحفظ کے لئے مہینہ میں ایک جمعہ اور اسلامیان پاکستان سے فی یوم دس منٹ، تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کو دینے کی اپیل کرتا ہے اور جملہ اہل اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر میدان میں ساتھ دیں۔

آخر میں ہم سب اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور دست بدعا ہیں کہ اللہ کریم ہم سب کو شافع محشر، ساقی کوثر، خاتم النبیین، رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے قبول فرمالے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

پنجاب اور خیبر پختونخواہ میں

تحفظ ختم نبوت کانفرنسز

مولانا قاضی احسان احمد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات و نوازشات ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر کہ ہر قدم بحمد و تعالیٰ کامیابی، کامرانی شادمانی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خدام کی مخلص جماعت نصیب فرمائی، بے لوث، جفاکش جاں نثار، اپنے مشن سے اپنی جان سے زیادہ مخلص مبلغین کی جماعت عطا فرمائی۔ اساطین علم، مسند علم و عرفان کے سرخیلوں کا اعتماد اور دلی اطمینان ودیعت کیا، مشائخ اور اللہ والوں کی شب بیداری کی دعاؤں میں ایک کثیر حصہ نصیب فرمایا۔

شیخ الاسلام، فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد جامعہ دارالعلوم کراچی میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا، جس کا مقصد اپنے کام کی رپورٹ پیش کرنا اور جماعتی کام میں ضروری مشاورت تھا۔ حضرت مدظلہ بہت شفقت سے پیش آئے۔ وفد سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام صاحب زیدہ مجدہ نے ارشاد فرمایا:

”میں آپ حضرات سے اور جماعت کے کام سے دلی طور پر مطمئن ہوں۔“ الحمدللہ! یہ ایک بہت بڑا اعزاز اور فخر ہے جو ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہرکیف ہر عام و خاص کا مجلس پر مکمل اعتماد ہے، جس کی وجہ مشن کے اکابر کا اپنے اسلاف کے نقش قدم پر اپنے مشن کی کامیابی کے لئے رواں دواں ہونا ہے۔

بندہ ناکارہ کو گزشتہ دنوں پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے شہروں میں ختم نبوت پروگراموں میں شرکت کا حکم ملا، ان میں سیالکوٹ، گوجرانوالہ، اسلام آباد، پشاور، مردان، نوشہرہ، چارسدہ کے پروگرام شامل تھے۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے مسلمانوں کا ان پروگراموں میں والہانہ اور دیوانہ وار شرکت کرنا عشق رسول کا واضح ثبوت تھا، رب کریم کی عنایات جن کو چشم فلک نے بھی دیکھا اور ہر آنکھ ان مناظر کو دیکھ رہی تھی عجیب نورانی، ایمانی مناظر تھے۔

ویسے تو تمام پروگرام اپنی مثال آپ تھے، مگر چند پروگراموں کا ذکر زیر قرطاس کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک پروگرام ۷؍ستمبر بروز اتوار اسلام آباد لال مسجد میں منعقد ہوا، عموماً پروگراموں میں حاضری، مقررین کی تعداد یہ وہ چیزیں ہیں جو محنت سے حاصل ہو سکتی ہیں مگر اس پروگرام میں خاص بات سامعین کا دلجمعی اور سکون کے ساتھ طویل وقت بیٹھے رہنا بہت ہی خوشی کی بات تھی۔

۷؍ستمبر کا دن گزرا، آٹھ کی رات شروع ہوئی، پشاور میں ۴۰ واں یوم تحفظ ختم نبوت ۷؍ستمبر کے حوالہ سے عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی شکل میں منعقد کیا گیا۔ کانفرنس میں ایک جم غفیر تھا، تاحد نظر غلامان مصطفیٰ کی کثیر تعداد، بعد نماز عشاء پروگرام شروع ہوا اور ۲ بجے رات دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ شرکا نے انوار و تجلیات کا نزول محسوس کیا، ایک عجیب کیف، سرور اور روح پرور منظر تھا کیوں نہ ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ایمان افروز واقعہ کی داستان سنائی جارہی تھی۔ مسند حدیث کے مایہ ناز شیوخ بیسیوں کی تعداد میں اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ علماء اور خطباء کی ایک کثیر جماعت جلسہ عام اور عوام الناس کے درمیان جلوہ افروز تھی، اللہ کریم ان تمام احباب کو اپنی بارگاہ میں بہت ہی بلند مقام نصیب فرمائے۔

پشاور سے مردان کانفرنس کے لئے سفر شروع ہوا۔ مولانا عزیزالرحمن ثانی، بھائی اقبال شاہ ہم سے پہلے جلسہ کی زینت بن چکے تھے بندہ راقم اور ہمارے مخدوم چاچا عنایت صاحب جلسہ گاہ پہنچے۔ موٹر وے سے اترتے ہی سامنے چوک میں ایک بڑا پینافلکس تاجدار ختم نبوت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی گواہی دے رہا تھا، ہر مسلمان کے دل کو ٹھنڈا کر رہا تھا، جیسے جیسے ہم جلسہ گاہ کی طرف جارہے تھے دیکھا کہ عوام کا ایک جم غفیر جلسہ گاہ کی طرف بڑھ رہا ہے، سوزوکی، ہائیلکس، پر دور دراز دیہاتوں سے قافلے آرہے تھے، جلسہ گاہ کے قریب سائیکل اور موٹر سائیکل اسٹینڈ بالکل رائے ونڈ کے اجتماع کی عکاسی کر رہا تھا۔ تاہم جلسہ گاہ کا ہال غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل طور پر بھرا ہوا تھا۔ خطبات جاری تھے، ایک عجیب سماں تھا، عشق و محبت رسول چہروں سے جھلک رہا تھا دیوانگی و وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ ہر عام و خاص، امیر و غریب، مجنوں اور دیوانے کی طرح خوشی و مسرت میں نعرۂ ختم نبوت لگاتا اور ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہا تھا۔ استاذ العلماء، شیخ التفسیر مولانا اکرام الحق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان اور ان کی جماعت کی شبانہ روز کی محنتیں رنگ لائیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

رب کریم چارسدہ، نوشہرہ، کوہاٹ اور دیگر شہروں کے ان عظیم پروگراموں کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ تمام خدام ختم نبوت، رفقاء لائق تحسین اور قابل داد ہیں جنہوں نے حضور نبی مکرم، ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے دفاع کے لئے دن رات محنت و کوشش کی۔ یہ چند سطور اپنے دلی جذبات کی تسکین کے لئے قارئین کی نذر ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، اسلام آباد

7 ستمبر کا دن یوم تشکر کے طور پر سرکاری سطح پر منایا جائے

عقیدہ ختم نبوت کے متعلق بنیادی معلومات کو تمام سرکاری نیم سرکاری، اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز کے لازمی نصاب میں شامل کیا جائے

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لال مسجد اسلام آباد میں علماء کرام کے خطابات

اسلام آباد.... (معاویہ اسامہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر کی طرح 7 ستمبر کو مرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں بھی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور یہ تیسری سالانہ کانفرنس تھی جس کی تیاری کے لئے مختلف مقامات میں اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس 19 اگست صبح دس بجے اسلام آباد مجلس کے ناظم قاری عبدالوحید قاسمی کی مسجد فاروق اعظم G-9/3 میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی زیر صدارت ہوا، دوسرا اجلاس دفتر مجلس واقع سرکلر راولپنڈی مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔

جبکہ تیسرا اہم اجلاس دفتر مجلس اسلام آباد زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبد الرؤف صاحب ہوا۔ ان اجلاسوں میں اسلام آباد، راولپنڈی کی اہم شخصیات نے شرکت فرمائی، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عبدالحلیم قاسمی، مولانا قاری بشیر احمد، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا محمد عامر صدیق، مولانا مفتی محمد عبد اللہ، مولانا محمد ادریس، مولانا قاری عزیز الرحمن، مولانا حمد اللہ، قاری احسان اللہ ہزاروی، مولانا محمد ایوب انصاری، قاری سعید اللہ ازھری، قاری عبدالعزیز۔

الحمدللہ! کانفرنس حسب اعلان بروقت شروع ہوئی کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز مولانا قاری سعید اللہ ازھری ناظم تبلیغ مجلس اسلام آباد کی تلاوت سے ہوا جبکہ افتتاحی بیان اور صدارت شیخ الحدیث مولانا عبد الرؤف امیر مجلس اسلام آباد نے فرمائی۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر کا آغاز مؤذن لال مسجد محترم قاری حبیب الرحمن کی تلاوت سے ہوا جبکہ صدارت پیر طریقت مخدوم العلماء خلیفہ خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد حضرت مولانا عبد الغفور صاحب نے فرمائی۔ ان کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب نے صدارت کی۔

جبکہ تیسری نشست بعد نماز عصر زیر صدارت مولانا قاضی محمد ثاقب الحسینی صاحب ہوئی۔

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ناظم اطلاعات عالمی مجلس اسلام آباد مولانا خلیق الرحمن چشتی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب، ناظم مجلس اسلام آباد قاری عبد الوحید قاسمی، اور مولانا محمد عامر صدیق نائب خطیب مرکزی جامع مسجد لال نے سرانجام دیے۔

کانفرنس میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم محترم عطاالرحمن عزیز، محترم مصعب حسین فاروق، قاری محمد زبیر، قاری حبیب الرحمن، محترم عبد الباسط حسانی، محترم محمد خورشید، حافظ محمد عمار وغیرہ نے پیش کیں۔

جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے بہت ہی ایمان افروز بیان فرمایا۔ مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اتحاد اہل سنت عالمی کے امیر مولانا محمد الیاس گھمن، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا حافظ محمد زبیر احمد ظہیر سنئیر نائب امیر مرکزی جمیعت اہل حدیث، ترجمان درگاہ عالیہ چشتیہ گولڑہ شریف مولانا شیخ عبدالحمید، سفیر اسلام مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا محمد فضل غفور ایم۔ پی۔ اے (کے پی کے) شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، محترم فضل الرحمن خان نیازی ایڈوکیٹ سپریم کورٹ اٹارنی جنرل اسلام آباد، تاجر راہنما محترم شرجیل میر، قاری عبدالوحید قاسمی، قاری محمد زرین، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس KPK مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت پنجاب، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد طیب ودیگر نے کانفرنس سے خطاب کیا۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ نام نہاد آزادی مارچ اور انقلابی دھرنے دشمن کی مذموم سازش ہے جس میں قادیانی یہودی لابی متحرک ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ 7 ستمبر کا دن جہاں مسلمانوں کی خوشی ومسرت کا دن ہے وہاں شہداء ختم نبوت کے پاک خون کی عظمت کو سلام عقیدت پیش کرنے کا متقاضی ہے۔ وہیں یہ دن منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو بھی اپنی غلطی کا احساس دلا کر دعوت اسلام بھی دیتا ہے ہماری اس کانفرنس کا اور پوری جدو جہد کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اپنی ضد اور تعصب سے بالا ہو کر سوچیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کو چھوڑ کر کائنات کے غلیظ ترین دھوکے باز شخص کو اپنا پیشوا

تسلیم کیا ہوا ہے درحقیقت قادیانی جماعت کے لاٹ پادریوں اور ذمہ داروں نے تمہیں دھوکے میں رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا تم ان نومسلموں سے جو قادیانیت سے تائب ہوئے ہیں حقیقت سمجھو۔

اس کانفرنس میں مختلف علاقوں سے قافلوں کی شکل میں علماء کرام، اور معززین نے شرکت فرمائی۔

مولانا قاری سیف اللہ سیفی مری، مولانا خالد محمود، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مصعب، مولانا کامران عزیزی دینہ، مولانا محمد ابراہیم ثاقب الحسینی، مولانا محمد مسعود احمد خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک، قاری محمد اسماعیل صاحب حضرو، مولانا قاری فدا محمد، مفتی ہارون رشید شاہی ہری پور، عبید الرحمٰن الفت سرائے صالح، مولانا عبدالقدیر، سید شجاعت علی شاہ داتا، مولانا عبدالصبور قلندر آباد، مولانا اورنگزیب گوجری، مولانا مفتی وقار الحق عثمان مانسہرہ، راولپنڈی، اسلام آباد کے مدارس کے منتظمین اور اساتذہ کرام نے اپنی نگرانی میں کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جامعہ محمدیہ مولانا ظہور احمد علوی، جامعہ قاسمیہ مولانا عبدالکریم، جامعہ فرقانیہ مولانا عبدالمجید ہزاروی، دارالعلوم زکریا مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، جامعہ نعمانیہ مولانا محمد ابراہیم، جامعہ تعلیم الابرار مولانا محمد اسماعیل، جامعہ سبیل الھدیٰ مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی تحسین اللہ مدرسہ لال مسجد قابل ذکر ہیں۔

راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام نے بھرپور شرکت فرمائی اور کانفرنس کے انتظامات میں تعاون کیا۔ حضرت مولانا محمد شریف ہزاروی، قاری سہیل احمد عباسی، قاری محمد اجمل عباسی، مولانا ریاض عباسی، مولانا ممتاز الحق صدیقی، مفتی محمد اویس عزیز، قاری ھارون رشید، مولانا عبدالھادی، قاری محمد طیب، مولانا انور شاہ، مفتی محمد ناصر، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا عارف اللہ، مولانا محمد ابراہیم، قاری سیف الرحمٰن، مولانا عبدالرشید کوثر، مولانا جلال الدین شاہ، مولانا زاہد وسیم، مفتی خالد میر نے قرب و جوار کے تبلیغی دورے کیے۔ مجلس کی طرف سے تین رکنی کمیٹی مولانا محمد طیب، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی نے بھرپور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا، جبکہ مولانا محمد شارق صدیقی نے حلقہ ترامڑی سترہ میل میں خوب محنت کی۔ لال مسجد کی انتظامیہ، مدرسہ، دارالافتاء کے ذمہ داران نے خوب تعاون کیا۔

کانفرنس میں اسلام آباد، راولپنڈی کے تقریباً تمام خطباء نے بھرپور شرکت کی۔ قلت وقت کے باعث مقامی علماء کرام کے بیانات نہ ہوسکے جبکہ مدعو مہمانان گرامی کو بھی کثرت کے باعث کم وقت ملا۔ کانفرنس کو نماز مغرب تک بمشکل سمیٹا گیا، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے، بروز قیامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث بنائے آمین۔

قراردادیں:

لال مسجد میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالوحید قاسمی نے قراردادیں پیش کیں۔ جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں:

☆...... قانون ناموس رسالت، قادیانیت کے حوالے سے متفقہ آئینی ترمیم میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔

☆...... 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی دن کی مناسبت سے 7 ستمبر کو سرکاری سطح پر منایا جائے، اور میڈیا چینلز پر اس حوالے سے خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔

☆...... حکومت قادیانیوں کو عسکری اور حکومتی کلیدی عہدوں سے برطرف کرے تاکہ وطن عزیز میں امن وامان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکے۔

☆...... اسلامیان پاکستان کا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی پشت پناہی ختم کرکے انہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنائے، پنڈ بیگوال، بھارہ کہو اسلام آباد اور E 6 9 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں قادیانیوں کے ارتدادی مرکز کو سیل کیا جائے۔

☆...... 1953ء اور 1974ء کی تحریکوں میں جان کی بازی لگانے والے شہداء ختم نبوت اور غزہ فلسطین میں اسرائیلی بربریت کا شکار ہونے والے شہداء کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کر کے عالم اسلام کے راہنماؤں کو اسرائیلی بربریت کے خلاف کردار ادا کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔

☆...... پاکستانی عوام سیلاب زدگان کی دل کھول کر امداد کریں۔

☆...... مختلف ویب سائٹس پر موجود انبیاء کرام کی شان میں موجود گستاخانہ مواد ہٹا کر ان ویب سائٹس پر پابندی عائد کی جائے۔

☆...... دھرنوں کے نام پر اگر ناموس رسالت قانون یا قادیانیت کے حوالے سے متفقہ آئینی ترمیم کو چھیڑا گیا تو بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

☆...... حکومت وقت دھرنوں میں جاری ناچ گانے اور فحاشی کو کنٹرول کرے اور عالمی سطح پر پاکستان کو لبرل ریاست کے طور پر نہ پیش کیا جائے۔

☆...... لال مسجد آپریشن میں ملوث پرویز مشرف سمیت تمام ملزمان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

☆...... غازی ناموس رسالت ممتاز قادری اور دیگر غازیان اسلام کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ ☆☆☆

اندرون سندھ بھی یوم تحفظ ختم نبوت جوش و خروش سے منایا گیا

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پورے پاکستان کی طرح سکھر ڈویژن میں بھی یوم تحفظ ختم نبوت بھرپور جوش و جذبے سے منایا گیا۔ سکھر میں علماء کرام قاری جمیل احمد وقاری خلیل احمد، مولانا عبداللطیف اشرفی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، مولانا ابومحمد، مفتی محمد یاسین، مولانا شجاع الرحمن، مولانا مسعود افضل بالیجوی، حافظ محمد زمان، مولانا محمد رمضان نعمانی، مولانا عبدالقدیر، مولانا عبداللہ مہاجر مکی ودیگر، پنوعاقل میں مولانا خلیل الرحمن انڈھڑ، حافظ عبدالغفار، شیخ اسعدی، مولانا اظہر حسین، قاری عبدالقادر جاچڑ، پیر عبدالحنان ودیگر، گھوٹکی میں مولانا خالد حسین الحسینی، مولانا محمد امین چنہ ودیگر، کندھکوٹ میں مولانا رحیم بخش جاچڑ ودیگر، مولانا عبدالجبار سیکھو، ٹھل میں مولانا امام الدین چنہ، مفتی شبیر احمد عثمانی ودیگر، جیکب آباد میں مولانا تاج محمد چنہ، ڈاکٹر اے جی انصاری ودیگر علماء کرام نے اپنے اپنے خطاب میں قائدین تحریک ختم نبوت و شہدائے ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ مسلمانوں کی عظیم فتح ہے اور اس عظیم فتح کے پیچھے ۱۹۵۳ء کی تحریک کے شہداً کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام اور مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد ہے، عقیدۂ ختم نبوت میں شک کرنے سے اسلام کی پوری عمارت منہدم ہو جائے گی، انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن پاک کی ایک سو آیات، دو سو دس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، بارہ سو صحابہ کرامؓ کی شہادت و قربانی نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بنیاد رکھ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امت مسلمہ کو یہ سبق دے دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے جان و مال، عزت و آبرو سب کچھ قربان کر سکتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کسی کذاب، دجال کو ڈاکا ڈالنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ امت مسلمہ اس فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔ علماء حق کی جانب سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بے مثال قربانیاں دی گئی ہیں اور بھرپور جدوجہد کے ذریعہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ قرارداد پاس کی جس میں قادیانیوں کے دونوں گروپ لاہوری و ربوی گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس فیصلے کے پیچھے علماء کرام حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا محمد حیاتؒ و دیگر علماء کرام کا اخلاص، محنت، دعائیں اور تحریک ۱۹۵۳ء کے شہداً کرام کا خون اور اسمبلی کے اندر قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحکیم، یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل) اسمبلی کے دیگر ممبران کے ساتھ ساتھ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کا اس مسئلہ میں خصوصی دلچسپی بھی قابل صد تحسین ہے۔

قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں: تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر میں علماء کرام کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۷ستمبر ۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء الفاروق مسجد سکھر میں عظیم الشان یوم فتح تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری عتیق الرحمن نے تلاوت کی سعادت حاصل کی، ہدیۂ نعت محمد مبشر حسین و محمد سہیل مدنی نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبداللطیف اشرفی نے ادا کئے۔ علماء کرام میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی مسعود افضل شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ منزل گاہ، حضرت مولانا قاری خلیل احمد شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ خطیب مرکزی جامع مسجد، مجاہد جمعیت حضرت مولانا الٰہی بخش تانوری نے اپنے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ قادیانی ملک پاکستان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں۔ قادیانیوں کے براہ راست تعلقات اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ قادیانی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور ملک میں تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ ۱۹۷۳ء کا آئین ختم کرنے کی خواہش رکھنے والوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ علماء کرام نے کہا کہ جس طرح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا ابوالحسنات قادری و دیگر علماء کرام نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں قادیانیوں کے خلیفہ مرزا بشیر الدین اور اس کی جماعت کے عزائم کو خاک میں ملایا تھا، اب بھی مسلمان کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ علماء کرام نے مزید کہا کہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کی اسمبلی نے مرزائیوں کو بھرپور صفائی کا موقع دیا۔ قادیانیوں کے ربوہ گروپ و لاہوری گروپ کے سربراہ اسمبلی میں پیش ہوئے۔ ۱۳دن کے بعد پوری اسمبلی نے متفقہ فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کا اسلام کے ساتھ تعلق نہیں۔ علماء کرام نے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قابل ذکر کردار ادا کرنے والے ممبران مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمدؒ، مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ، مولانا عبدالحکیم، عبدالحفیظ پیرزادہ، یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل)، ذوالفقار علی بھٹو کو خراج تحسین پیش کیا۔ قاری صاحب کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی فوج، عدلیہ، میڈیا اور جمہوری اداروں میں تصادم پیدا کر رہے ہیں: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی فوج، عدلیہ، میڈیا اور جمہوری اداروں میں تصادم پیدا کر رہے ہیں۔ قادیانی گروہ تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں کو اینٹی احمدیہ کہہ کر اپنے کفرو ارتداد کا اقرار کر رہا ہے۔ یورپی ممالک میں قادیانیت کی فراڈ مظلومیت کی رپورٹس عالمی اداروں میں ایکسپوز ہو چکی ہیں وہ یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گلشن راوی لاہور کے زیر اہتمام اکبر میرج ہال میں منعقدہ ایک عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کی صدارت مولانا مشہود احمد نے کی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے مغربی آقاؤں کے ذریعہ حکومت پاکستان پر دباؤ ڈلوا کر عقیدہ ختم نبوت کے متعلق آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت ایکٹ ختم کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں جس کا ثبوت گزشتہ دنوں امریکی نمائندہ کے وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ملاقات میں کیا جانے والا مطالبہ ہے۔ حکمران ایسے استعماری دباؤ کو یکسر مسترد کرکے ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے متعلق پارلیمنٹ کی آئینی ترامیم کو ختم کرنا آگ اور خون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اتحاد اہلسنت کے مرکزی جنرل سیکریٹری مفتی شاہد مسعود نے کہا کہ نبوت وہبی چیز ہے نہ کہ کسبی یعنی نبوت مجاہدات و ریاضات کے ذریعہ حاصل نہیں کی جاسکتی، جبکہ قادیانی' مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے نبوت کسبی مانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی فرم اپنا ماٹو کسی اور فرم کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو مسلمان بھی اپنا مذہبی ماٹو اور شعار نبی، صحابی، ام المومنین، قرآن، مسجد، رضی اللہ عنہ، امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین جیسے اسلامی شعائر قادیانیوں کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ قادیانی مسلمانوں کے ماٹو استعمال کرنا بند کردیں اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں تو جھگڑے ختم ہوسکتے ہیں۔ حکومت بغیر کسی دباؤ کے قادیانیوں سے اپنی رٹ تسلیم کرائے اور قادیانیوں کو امتناع قادیانیت ایکٹ کا پابند بنا کر انہیں اسلامی شعائر کے استعمال سے روکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ کی گستاخی کا ارتکاب کرکے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل اور انہیں مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں آئین و قانون کا پابند بنایا جائے اور ان کی اشتعال انگیز اور شرانگیز ارتدادی اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ قاری علیم الدین شاکر نے کہا کہ جیو، اور اے آر وائی ایسی حیا باختہ فلمی ایکٹرز کو انبیاء کرام اور صحابہ کرام، اہل بیت عظام کا کردار سپرد کرکے گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر ایسی چیزیں شائع اور نشر کرنے پر مکمل پابندی عائد کی جائے آئندہ اس قسم کی حرکات پر ایسے میڈیا کی اشاعت و نشریات بالکل بند کردی جائیں۔ کانفرنس میں منظور شدہ قرار دادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ اہلبیتؓ کی سیرت پر بننے والی گستاخانہ فلموں اور پروگراموں پر پابندی عائد کی جائے۔ کانفرنس سے ممتاز علماء کرام اور نامور خطباء کرام مولانا قاری عبدالعزیز، قاری عزیز الرحمن، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرحمن سمیت متعدد مذہبی شخصیات نے شرکت و خطاب کیا جبکہ نعتیہ کلام مولانا صوفی عبیداللہ انور اور تلاوت کی سعادت قاری عمر حیات نے حاصل کی۔

بنوں میں مجلس کی جماعتی سرگرمیاں

۷؍ستمبر ۲۰۱۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی قیادت میں ایک جلسہ ختم نبوت وریلی بمقام حافظ جی مسجد بوقت: ۱۲ تا ۵ بجے منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان پروگرام میں ۳۰ بڑے مدارس نے اپنے تمام علماء کرام کے ہمراہ شرکت کی۔ جلوسوں کا سلسلہ صبح ہی سے شروع تھا، چنانچہ ٹھیک ۱۲ بجے حافظ جی مسجد میں سب جلوس جمع ہوئے جلسے سے پشاور کے مایہ ناز عالم باعمل پیر طریقت مولانا سید سجاد سبحان صاحب نے ایمان افروز خطاب کیا۔ ریلی میں تمام مکاتب فکر اور سیاسی رہنماؤں نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ پہلا خطاب مولانا عبدالستار حیدری بہاولپور نے کیا و دیگر مقررین نے بھی ختم نبوت کے مسئلہ پر شہداً اور قائدین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا۔ قراردادوں کے ساتھ ساتھ یہ اعلامیہ بھی جاری ہوا کہ ۲۳،۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۴ء چناب نگر کانفرنس کے لئے بنوں سے جلوس کی شکل میں قافلہ جائے گا اور بنوں ختم نبوت اجتماع ۲۵؍دسمبر ۲۰۱۴ء منعقد ہوگا، جس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا عبدالغفور (خلیفہ مجاز خواجگان حضرت مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ)، مولانا قاضی احسان کراچی اور مولانا عزیز الرحمن ثانی اور خواجہ مولانا خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شرکت فرمائیں گے۔

دفاعِ ختم نبوت کانفرنس

مولانا ابراہیم حسین عابدی

کراچی..... ستمبر کا مہینہ اس حوالہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اسی مہینہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔اس مہینہ میں جہاں دفاع پاکستان کے عنوان سے تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے، وہاں دفاع ختم نبوت کے عنوان سے بھی پورے مہینہ جگہ جگہ محافل منعقد کیے جاتے ہیں۔ایسی ہی ایک تقریب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''عظیم الشان دفاع ختم نبوت کانفرنس'' کے نام سے اورنگی ٹاؤن بدر چوک مدرسہ مدینۃ العلم کے قریب منعقد کی گئی جس سے عالمی اتحاد اہل السنۃ کے صدر مولانا الیاس گھمن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، اہل السنۃ والجماعۃ کراچی کے مرکزی رہنما ڈاکٹر فیاض احمد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالرؤف نے خطاب کیا۔جلسہ کا باقاعدہ آغاز قاری نذیر احمد ماکی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، حافظ اشفاق احمد نے حمد باری تعالیٰ اور نعتیہ کلام پیش کیا اور مقامی عالم دین، جامعۃ الرشید کے فاضل مولانا محمد شعیب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ کے سامنے آیت: ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' پیش کی، سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کریں کہ کسی بھی آیت کو سمجھنے کے لئے مولویت کی زبان میں اس آیت کا شان نزول، عوامی زبان میں پس منظر اور پروفیسروں کی زبان میں اس آیت کا بیک گراؤنڈ جاننا نہایت ضروری ہے۔اگر آیت کا شان نزول، پس منظر اور بیک گراؤنڈ صحیح طور پر معلوم نہ ہو تو آیت کے سمجھنے میں فحش غلطی کا ارتکاب بھی کیا جاسکتا ہے۔شان نزول کی اہمیت سمجھانے کے لئے بطور مثال آپ کے سامنے دو واقعات رکھتا ہوں، جس میں شان نزول سے عدم واقفیت کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی، ایک واقعہ دور صحابہ کا اور دوسرا واقعہ موجودہ دور کا۔دور صحابہؓ میں قسطنطنیہ کا جہاد جاری تھا، صحابہ کرامؓ کی ایک تعداد اس میں شریک تھی۔جنگ کے دوران ایک شخص نے تلوار ہاتھ میں لی، یکتا وتنہا دشمن کی فوج ظفر موج میں گھسا، کفار پر تلوار خوب چلائی اور واپس آیا، دوبارہ اکیلے ہی دشمن کی جماعت کے اندر گیا اور صحیح سلامت لوٹ کر آیا۔یہ دیکھ کر ایک بندہ نے انہیں عقلمندوں والا مشورہ دیا جو ہمیں بھی دیا جاتا ہے، اتنی بڑی طاقت سے ٹکر لینا اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنا اور خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے جو خودکشی کے مترادف ہے۔قرآن مجید میں ہے: ''ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔'' حضرت ابوایوب انصاریؓ تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا آپ کا مشورہ درست نہیں، یہ جو کر رہے ہیں بالکل ٹھیک ہے، دراصل تمہیں اس آیت کے سمجھنے میں غلط فہمی اس لئے ہوئی کہ تم اس آیت کے شان نزول سے واقف نہیں، یہ آیت جب نازل ہوئی ہم صحابہ موجود تھے، آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے، ہم انصار صحابہ نے اپنا مال ومتاع پیش کیا، زراعت ودیگر کام چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اللہ تعالیٰ نے فتوحات کی بارش کردی، جب فتوحات کا دور شروع ہوا تو ہم انصار نے مشورہ کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ وقت کے لئے اجازت مانگ لیتے ہیں، فتوحات کے دروازے کھل گئے ہیں، جاکر اپنا کاروبار سنبھالیں، اپنی کھیتی باڑی کریں، مختصر عرصہ کے لئے جہاد ترک کردیتے ہیں۔قرآن کریم نے اس موقع پر فرمایا: ''ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ'' ترک جہاد سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اب بتایئے! آپ کی بات مانی جائے یا قرآن کی؟

موجودہ دور کے ایک شخص کو بھی ایک آیت میں غلط فہمی ہوئی، جس عقیدہ پر پوری امت کا اجماع ہے اس کا انکار کر بیٹھے، اس شخص کا نام ہے جاوید احمد غامدی، مذہبی اسکالر ہیں، میں نے ان کی ویڈیو خود دیکھی ہے، کالج کے لڑکوں کو بات سمجھاتے ہوئے کہا: ''یہ جو نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا، یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے، قرآن کہتا ہے وفات دی ہے پھر اٹھایا ہے، قرآن کہتا ہے: ''اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی''...اے عیسیٰ میں تجھے پہلے موت دوں گا پھر اٹھاؤں گا، یہودیوں سے بچالوں گا....۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا پہلے موت دی ہے پھر اٹھایا ہے۔''

مذہبی اسکالر کو دھوکہ اس لئے لگا کہ انہوں نے آیت کا پس منظر نہیں سمجھا، یہی وجہ ہے کہ اجماع امت کے خلاف اپنی رائے قائم کربیٹھے۔اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر کے اندر تھے، باہر یہودی فوج کھڑی ہے، حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو خدشہ لاحق ہوتا ہے، کہیں ان جنونیوں کے ہاتھوں مارا نہ جاؤں، اس خوف و خدشہ کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”موت دینے والا میں ہوں، میں جس کو مارنا نہیں چاہتا اسے کون مار سکتا ہے؟ آگے مزید تسلی کے لئے پوری حالت بتلا دی کہ تیرے ساتھ کس طرح کا معاملہ کروں گا، ”ورافعک الی“... تجھے یہودیوں سے بچا کر آسمان پر اٹھالوں گا... یہ ہے اس آیت کا پس منظر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینا۔

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم“ آیت کا پس منظر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ الرضوان وفات پائے تو کفار خوشیاں منانے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ختم ہوگئی اب ان کے بعد ان کا دین مٹ جائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما کر واشگاف کیا کہ یہ اس امت کے نبی ہیں، محمد بن عبد اللہ بعد میں ہیں پہلے محمد رسول اللہ ہیں، پوری امت ان کی روحانی اولاد ہیں، جو تا قیامت ان کے دین پر کار بند رہے گی۔ مولانا محمد الیاس گھمن نے مزید کہا کہ ہم فتنوں کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے، نوجوان نسل تو فتنوں کی یلغار سے ہی خواب غفلت میں پڑی ہے، نوجوان فتنوں کے سد باب کے لئے اٹھ کھڑے ہوں قادیانیوں کے کفر کا ایک سبب نہیں بلکہ بائیس اسباب ہیں جن میں سب سے بڑا اور مشہور ختم نبوت سے انکار ہے۔ ستمبر کا مہینہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم اپنے اکابرین کے عزم و ولولہ کے ساتھ قادیانیت کا ہر جگہ تعاقب کریں، ان کے پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ان کی بیخ کنی کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ میں درستگی نہ ہو تو دین کا کوئی کام بھی کار عبث کے زمرہ میں آئے گا، جس طرح عمارت بغیر بنیاد کے قائم نہیں ہوسکتی اسی طرح دین کی عمارت بھی بغیر عقیدہ کی تصحیح کے کھڑی نہیں ہوسکتی۔ مسئلہ اور عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ مسئلہ میں دو رائے کا پایا جانا عیب کی بات نہیں جبکہ عقیدہ میں دوسری راہ تلاش کرنا کفر ہے۔ آپ کو کسی مسلک کا پیروکار بھی یہ کہتا ہوا نہیں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں نعوذ باللہ دوسرا شریک ہے، اسی طرح بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اس کے کفر میں کوئی کلام نہیں اور اس لعین کو موت کے گھاٹ اتارنا حکومت وقت پر واجب ہے، یہی عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر صحابہ کرامؓ کا پہلا اجماع ہوا۔ قاضی صاحب نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے جلیل القدر صحابہؓ میدان جہاد میں اترے، تیئس سالہ دور نبوت کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ شہید نہیں ہوئے جتنے صرف اس ایک جنگ میں شہید ہوئے۔ تمام غزوات میں شہدائے صحابہ کی تعداد دو سو انسٹھ ہے جبکہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد میں بارہ سو صحابہ شہید ہوئے، جن میں ستر بدری صحابہ تھے، اس سے آپ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہر دور کی تاریخ علماء و عوام کی قربانیوں سے مرقوم ہے، جید علماء کرام اپنی جان ہتھیلی اور سر پر کفن باندھ کر نکلے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے نرم و نازک پھول، چھوٹا اور کمزور جسم، گلی گلی ختم نبوت کے پرچار، تبلیغ چار یار اور قادیانیت کے خلاف ننگی تلوار بن کر نکلے اور اپنی جان آقا پر قربان کردی۔ قاضی صاحب نے مزید کہا کہ آپ بھی تھوڑی سی محنت کرکے محافظین ختم نبوت کی فہرست میں انگلی کٹانے والوں میں اپنا نام لکھوا سکتے ہیں، فقط تین باتوں کی تبلیغ کرنی ہیں۔ (۱) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ دین سے برگشتہ اور کافر ہے۔ (۲) قادیانیوں اور مرزائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ (۳) قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ۔ آج اگر اٹھارہ کروڑ عوام میں ایک فیصد بھی قادیانی ہو تو یہ ہماری غفلت کا نتیجہ ہے، ہم ان کی مصنوعات استعمال کرکے ان کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ہمیں دین کا کام کرتے ہوئے نہیں شرمانا چاہئے، اگر کفار اپنا کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے تو ہم عظیم مشن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کیوں شرمائیں۔

اہل السنۃ والجماعۃ کراچی کے رہنما ڈاکٹر فیاض احمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس بات پر رب ذوالجلال کے لاکھ لاکھ شکر گزار ہیں کہ ملک پاکستان میں قادیانیوں کو 7ر ستمبر 1974ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، آج ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر ہے، قادیانیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ان کے ساتھ لین دین سے دوری اختیار کی جاتی ہے، قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالرؤف نے اپنی تقریر میں کہا کہ برطانیہ نے ایک خاص مقصد کے تحت اپنے لے پالک قادیانی کی پرورش کی، مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ دین اسلام کے بنیادی عقائد میں نعوذ باللہ! شگاف ڈالنا تھا، اکابرین کی قربانیوں کی برکت سے اپنے ناپاک عزائم میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہم قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ ☆☆

اسلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی — تاجدار ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوۃ کانفرنس

بمقام **مسلم کالونی چناب نگر**

ان شاء اللہ

33 واں سالانہ عظیم الشان

23 24 اکتوبر 2014 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- عقیدہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

مولانا عبدالمجید لدھیانوی

مولانا عبدالرزاق اسکندر

خواجہ عزیز احمد

ظہور مہدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

061-4783486

047-6212611